



فَضْلُكَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ

الفجر الصادق

الحمد لله على البني الناطق
يوياك في يومك

حضرت علامہ

محمد صادق سیرانی صاحب

خطیب شہید عیام مسجد باوند آباد دیوبند ضلع ملتان

شعبہ انکشافیات

انجمن طباء و اساتذہ عربیہ پاکستان

انتساب

اس شخصیت کے نام جن کی ذات گرامی عشاقان مصطفیٰ ﷺ کے لئے منہاج کا درجہ رکھتی ہے۔ میری مراد محبوب، محبوب خدا سلطان العاشقین خیر التامین افضل التامین فنا فی الرسول سلسلہ اولیہ کے پیشوا طاہر یمنی حضرت سیدنا اولیس بن عامر بن عبد اللہ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات ہے۔ جن کے بارے میں امام الانبیاء حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

إِنِّي لَأَجِدُ نَفْسَ الرَّحْمَنِ مِنْ قَبْلِ الْيَمَنِ۔ اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ : میں نسیم رحمت یمن کی طرف سے پاتا ہوں۔

منجانب

شعبہ نشر و اشاعت جماعت اہل سنت ضلع

ملتان

فہرست

انتساب	صفحہ ۱	صل مشکلات	صفحہ ۲۲
اسماء حسنیٰ		دعا قبول نہیں ہوتی	۲۶ "
فہرست	۲ "	سرکار کے قریب کون ہوگا	۲۷ "
تاثرات	۲ "	ظلیل کون ہے	۲۷ "
پیش لفظ	۸ "	امام سرقندی کا قول	۲۸ "
آغاز کتاب	۳۳ "	مہربان درود کا آغاز	۲۹ "
بندے اور خالق	۴۴ "	اہم سوال کا جواب	۵۰ "
آیت درود	۱۵۰	خواب میں زیارت ہوگی	۵۳ "
معنی لفظ نبی	۱۷۰	نبی اور صدیق کے درمیان کون	۵۴ "
ملائکہ کی تعداد	۱۸۰	وضاحت ضروری	۵۶ "
کلمہ عجیب	۲۰۰	صدقہ خیرات کا ثواب	۵۸ "
صلوٰۃ کی نسبت	۲۱۰	ٹاپینا ہو گیا پینا	۵۹ "
سرکار کی بے عیب ذات	۲۲۰	ناچائز الزام سے نجات	۶۰ "
ظفر کی حکمت	۲۳۰	اونٹنی بول پڑی	۶۰ "
انعام مصطفیٰ	۲۵۰	صلوٰۃ تنجیدیا	۶۲ "
سوال	۲۵۰	درود تاج	۶۸ "
مقامات درود	۲۷۰	درود نازیہ	۷۱ "
نوٹ	۲۹۰	امام زین العابدین کا درود	۷۳ "

احادیث درود	صفحہ ۳۰	روغہ اطہر کی زیارت کے وقت	۷۴
رحمت کا فرشتہ		خلیفہ اول کے درود	۷۷
گناہگار جنت میں		خلیفہ ثانی کے درود	۷۸
دنیا و آخرت کے کام آسان		جہاں درود شریف مناسب نہیں	۸۰
ہر جگہ درود پاک		نام مصطفیٰ	۸۱
سرکار وصال کے بعد بھی درود سنتے ہیں		اسماء الہی	۸۳
امام شبلی		مترجم اسماء	۸۶
درود کی برکت جہنمی جنتی ہو گئے		حرف آخر	۹۳
جمعہ کے دن کثرت سے درود		امت محمدیہ کی فضیلت	۹۵
قصیدہ بردہ شریف			

تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما اور ملک کے نامور قانون دان جناب
پیر رفیع الدین شاہ صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان کے اس
کتاب کے بارے میں تاثرات۔

سخن ادا شناس

کتاب "الفجر الصادق" کے مصنف میرے ہدم دیرینہ ساتھی
ہیں۔ دینی علوم پر انہیں تجربہ حاصل ہے۔ یوں تو اہل مطالعہ زیور علم سے
مزین ہو کر قد و قامت میں عام سطح سے بالا ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت میں
سر بلند کی تو ان کے حصے میں آتی ہے جنہیں پروردگار نے فہم دین سے نوازا
ہے۔

وَمَنْ يَتُوبَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ط
(البقرہ آیت ۲۶۹)

"اور جس کو فہم دین عطا کر دیا گیا اس کو بڑی خیر کی چیز مل گئی"
دوست محترم علامہ محمد صادق سیرانی فہم دین کی دولت سے مالا مال
ہو کر عشق رسول ﷺ کی نعمت سے سرفراز ہیں۔ کتاب زیر نظر میں بیان
شدہ گہمائے عقیدت سے مجھے صرف اتفاق ہی نہیں بلکہ میں مصنف سے
رحماتِ قلم کو اپنے دل کی آواز سمجھتا ہوں اس لئے مجھ پر سیرانی صاحب کا یہ
حق ہے کہ میں ان کی اس نادر تصنیف کے بارے میں مختصراً کچھ عرض
کروں۔

سخن بہ ہدم دیرینہ گو کہ اہل خوش نحو

ادا شناس من است و منہم زبان دانش

آغاز کتاب میں ایک زیریں قول نقل فرمایا کہ جسم کی سلامتی کم
کھانے میں ہے دل کی سلامتی تھوڑا بولنے میں ہے۔ اور ایمان کی سلامتی
امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود شریف سمجھنے میں ہے۔

سرور کائنات پر درود پاک ہی وہ وظیفہ ہے جس سے پڑھنے والے
کی خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ اس کے اعمال کا تزکیہ ہوتا ہے۔ اور اس کے
درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخص کو جنت نصیب ہوتی ہے۔ ہل صراط پر
اس کا آسانی سے گزر ہو گا۔ حوض کوثر پر درود یقینی ہو گا اور موت سے پہلے
جنت کی رویت نصیب ہو گی۔ درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک
محبوب ترین عمل بھی ہے اور مجالس کی رونق بھی۔ دنیا میں ایسے آدمی کی
عزت و آبرو بڑھے گی، اولاد سے نفع ہو گا۔ اس کا دل نفاق سے پاک ہو گا۔
چہرہ پر نور ہو گا۔ اور دشمنوں پر اسے غلبہ حاصل ہو گا لوگ محبت سے پیش
آئیں گے۔ اور زندگی میں ہی نبی پاک ﷺ کا اسے دیدار ہو گا۔

کتاب میں بہت تفصیل کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک اور
سلام سمجھنے کے بے شمار فضائل درج ہیں اور اس میں دریں بارہ علماء کے
ارشادات درج کئے گئے ہیں جس سے اہل ایمان کو رسول پاک ﷺ کا ذوق
محبت عطا ہوتا ہے اور حبیب کبریا سے محبت کی تشویق ہوتی ہے۔ قرآن
پاک میں فخر انبیاء کی عظمت کی جگہ جگہ وضاحت موجود ہے۔ فی الحقیقت

عشق رسول ﷺ ہر مومن کے لئے جزو ایمان ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ۔

(الاحزاب آیت ۶)

”نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق

رکھتے ہیں۔“

پس واضح ہوا کہ مسلمان پر اپنی جان سے زیادہ آپ ﷺ کا حق ہے

اور آپ ﷺ کی اطاعت مطلقاً اور تعظیم بدرجہ کمال واجب ہے۔ درود شریف

آپ ﷺ کے حسن بے مثل کی تعریف اور آپ کے درجات میں اضافے

کی دعا ہے۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

ماہ فرماد از جلال محمد

سروشاہ باعبدال محمد

محبوب خدا پر درود شریف صرف دل کا پسندیدہ کلمہ حسین ہی

نہیں بلکہ اس سے ہماری اپنی عاقبت کے سنورنے کا اہتمام ہے اس روز محشر

میں ہم خطا کاروں کو رسول پاک ﷺ کی شہادت اور شفاعت نصیب ہوگی۔

ہمارے اس عمل میں خدا شناسی کا ثبوت بھی ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی

خوشنودی کے سامان بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی سے پردردگار کی

فرماں برداری کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ جب انسان روز محشر بے سہارا ہوگا

حضور ﷺ کی ذات سے بڑھ کر اور کیا سہارا تلاش کیا جاسکتا ہے۔۔۔ درود

شریف کے فضائل میں سے اسی سہارے کی تلاش بھی ہے۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذَ الْفَجْرِ مُوَسِّئًا يَذْكُرُ مَوْسِمًا مَّا كَانَ لَهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۔

(السجده آیت ۱۲)

”اور اگر آپ دیکھیں تو عجب حال دیکھیں جبکہ یہ مجرم لوگ اپنے

رب کے سامنے سر جھکائے ہوں گے۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا حق ادا کرنے کے

لئے ہمارے ہاں ذہا نہیں ہیں۔ لیکن بتاتے ہوئے الفاظ کو دل کی آرزوں

کے ساتھ ادا کرنے میں ہماری قرب الہی کی تمنا منعکس ہوتی ہے۔ میں

جناب سیرانی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی اس تصنیف کے ذریعہ

برادران اسلام کو اس آرزو پر سرشار فرمایا ہے۔

حبیب مصطفیٰ کا عشق بہزاد

حقیقت میں خدا کی آرزو ہے

پیش لفظ

ایک رات جب گھڑی کی سوئیاں بارہ بجے سے تجاوز کر چکی تھیں۔
 مدہ کی طبیعت میں سخت بے چینی، نیند آنے کا نام نہیں لے رہی تھی بلکہ
 پریشانی حد سے زیادہ ہوتی جا رہی تھی۔ اچانک بستر پر لیٹے لیٹے درود شریف
 پڑھنے کا خیال آیا۔ نیز سوچا کہ جب نیند آ ہی نہیں رہی تو کوئی کتاب ہی
 پڑھتے رہنا چاہیے تو اس وقت کتابوں کی الماری کھولی۔ سامنے ہی فضائل درود
 پر عربی کتاب موجود تھی۔ سی کو اٹھا کر پڑھنے لگا تو یہ اثر ہوا کہ بے سکونی
 جاتی رہی طبیعت میں جو حزن و ملال تھا جاتا رہا۔ بعداً جو نیند آئی اور نیند کے
 بعد جو سکون ملا وہ کبھی پہلے نہیں ملا تھا صبح کو طبیعت ہشاش بشاش تھی،
 سوچنے لگا جب درود پاک کے فضائل کی کتاب پڑھنے سے اتنا سکون ملتا ہے
 تو سرکار کی ذات پر درود شریف پڑھنے میں کتنا لطف و سرور میسر ہوتا ہوگا
 تو اس رات درود پاک کی وجہ سے مدہ کی طبیعت پر خاص اثر ہوا ہی تھا کہ
 چند دنوں بعد لاہور میں جلسہ میلاد پاک میں جانے کا اتفاق ہوا جب ملتان
 سے روانگی ہوئی تو امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جو کہ عربی میں ہے
 جس میں درود شریف کے فضائل ہیں سفر میں میرے پاس تھی۔ دوران سفر
 جب مدہ اس کتاب کو پڑھ رہا تھا کہ گرد و پیش میں بیٹھی ہوئی سواریاں جو کہ
 اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تھے یا پھر کالج و یونیورسٹی کے طلباء تھے مجھے کہنے لگے
 اس کتاب میں جو آپ پڑھ رہے ہیں۔ ہمیں بھی سنائیں۔ میں نے ترجمہ کر

کے متنا شروع کیا ان پر یہ اثر ہوا کہ انہوں نے ڈرائیور کو کہا کہ ریکارڈنگ
 بند کر دی جائے بعداً سارا راستہ کتاب کا دفتر حصہ مجھ سے سنتے رہے۔ بلکہ
 ان کا اشتہاک و توجہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا جب انہوں نے فضائل درود
 شریف کو سنا۔ بالآخر بار بار سب نے مجھے کہا کہ مولانا اگر اس کتاب کا ترجمہ
 کر دیں تو لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا اور ہمارے جیسے نوجوان ایسی کتابوں کو
 پڑھ کر دین کی طرف راغب ہو جائیں گے۔ پھر انہی ایام میں ضلع اوکاڑہ
 کے قصبہ لاشاریاں شریف میں ایک عرس و میلاد کے پروگرام میں جانے کا
 اتفاق ہوا۔ تو وہاں بھی یہ کتاب میرے پاس تھی۔ وہ لوگ کہنے لگے جو کہ
 وہاں سجادہ نشین اور ان کے عزیز و مرید تھے کہ ہمیں یہ جو کتاب ہے اسی
 میں سے کچھ سنا لیں تو جب میں نے ان کو کچھ صفحات سناے تو وہ حضرات
 بھی کہنے لگے کہ یہی باتیں اردو میں لکھ کر شائع کریں لوگوں کو بڑا فائدہ ہو
 گا۔ تب مدہ نے فضائل درود شریف پر مختصر کتاب لکھنے کا ارادہ کیا کیونکہ
 قول الہدیٰ مکمل ترجمہ کرنا مجھ جیسے کم علم کا کام نہیں اور نہ ہی اس ترجمہ
 شدہ کتاب کے چھپوانے کے لئے مدہ کے پاس خطیر رقم تھی تو اس لئے امام
 سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے زیادہ مواد حاصل کیا گیا ہے۔ نیز اس
 موضوع پر دیگر کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تاکہ اس کتاب کو زیادہ
 سے زیادہ مفید بنایا جائے۔ تاکہ حضور ﷺ کے عشاق زیادہ مستفید ہوں۔
 اس کتاب کا نام (الفجر الصادق فی الصلوٰۃ علی النبی الناطق)
 تجویز کیا گیا ہے کیونکہ اس کتاب میں آیت درود شریف کو اپنی علمی طاقت

کے مطابق صبح صادق کی طرح کھول کر تحریر کرنے کی کوشش کی مئی
الغیر الصادق تو اس لئے النبی الناطق اس لئے کہ آیت مبارکہ میں لفظ نبی کا
ذکر ہوا پھر حضور اکرم ﷺ کے جتنے اسماء مبارکہ ہیں۔ ان میں الناطق بھی
ہیں تو قیامت کے دن ہر مقام پر بارگاہ رب العزت میں امت کے بارے
میں بحدہ سادہ امم کے لئے نطق فرمائیں گے۔ باطن ہوں گے۔ رب سے
بات چیت کریں گے جو زیادہ درود پڑھے گا۔ تو وجہ تالیف کتاب اور وجہ
تسمیہ کتاب یہ مذکورہ وجوہات ہوئیں۔

اس کتاب میں روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت جس درود و
سلام کو پڑھا جاتا ہے۔ بعد ا اور سید صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم شیخین
کریمین رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں جو سلام عرض کیا وہ بھی شامل کیا گیا
ہے۔ تاکہ وہاں کے لئے اس مجموعہ سے کام لیا جائے۔

آخر میں اپنے استاد محترم استاد العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت
علامہ مفتی احمد سدید مدظلہ صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ خیر المعاد قلعہ کہنہ
قاسم باغ ملتان اور استاد محترم شیخ القرآن جامع المقبول والمنقول حضرت
علامہ محمد غلام رسول نوری رضوی صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم جامعہ نوریہ
رضویہ انوار العلوم القرآن اندرون بوہڑ گیٹ نوری محلہ ملتان اور استاد محترم
المصنف الشیخ ادیب ملت حضرت علامہ مفتی محمد حنیف اللہ صاحب نقشبندی
مدظلہ کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے اس مجموعہ کو پڑھا اور میری رہنمائی
کی۔ اور تصحیح فرمائی۔

نیز اگر میں شاہی جامع مسجد باقر آباد نیو ملتان کے باشعور علم دوست
اور عشاقان رسول ﷺ کا، اپنے دوستوں کا اور نمازیوں کا شکریہ ادا نہ
کروں تو کم از کم ناسپاسی اور زیادتی ہو گی۔ کیونکہ اس کتاب کی کتبت،
طباعت، اشاعت کے جملہ اخراجات مرکزی شاہی جامع مسجد باقر آباد نیو ملتان
کے نمازیوں نے عنایت کئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل اپنے حبیب لیب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے تمام احباب کو اجر عظیم دنیا و آخرت
میں عطاء فرمائے اور ہم سب کے لئے اس ادنیٰ سی کوشش کو نجات کا ذریعہ
بنائے۔

تعاون خاص :

میرے محترم عاشق رسول اور شہری مسجد میٹ نمبر ۱ حسن آباد کے
متولی جناب حاجی محمد صدیق صاحب۔

جناب حاجی مرید حسن خاں اور ان کے عزیز فالوس خاں، جناب
الحاج عبدالجبار اور ان کے عزیز محمد یوسف کا خاص طور پر مشکور ہوں۔
اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل اس مجموعہ کو
عامۃ الناس کے لئے مقبول بنائے۔ میرے والدین کے لئے اور حقیر پر تقصیر
کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ اور میری چھوٹی ہمشیرہ مرحومہ کے لئے بھی
نجات کا ذریعہ بنائے۔

نیز سرکار دو عالم فخر آدم و نبی محسن کائنات رحمۃ اللعالمین شفیع
المدینین و زیتیم حضور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم اس مختصر سے مجموعے

کو اپنی بارگاہ عالیہ میں منظور و قبول فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ میرے دیرینہ ساتھی اور دوست جناب مرزا مولانا محمد مہر القادر نقشبندی کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ جنہوں نے اس مجاہد کی کثمت کی۔

خاص طور پر میں مشکور ہوں اور دعا کرتا ہوں اپنے دوست الحاج چوہدری محمد اشرف صاحب سکنہ وی بلاک نیولٹان کا جن کی طرف سے خاصا تعاون ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے والد

چوہدری محمد سلمان مرحوم کی مغفرت فرمائیں۔

نیز میں مشکور ہوں ممتاز سماجی شخصیت جناب میاں محمد اور بیس صاحب چیئرمین ڈیفنس ایگرو والوں کا جن کی طرف سے خاص معاونت ہوئی۔ اس کے عوض اللہ تعالیٰ آپ کی پیاری والدی مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور سیدہ زہرہ پاک کی چادر تطہیر کا سایہ نصیب فرمائیں۔ آمین

ملنے کا پتہ

کاظمی کتب خانہ

اندرون لاہور گیٹ ملتان

والسلام

العبد الفقیر الی اللہ الغنی

(محمد صادق سیرانی)

مرکزی صدر انجمن طلباء مدارس عربیہ

پاکستان و آزاد کشمیر

و خطیب شاہی جامع مسجد ہافتر آباد

یو بلاک نیولٹان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَدًا یُصْنَعُ وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰی عَبْدِهِ
وَرَسُوْلِهِ الَّذِیْ یُشْفَعُ وَلَا یُشْفَعُ وَ عَلٰی آلِهِ وَ صَحَابِهِ الَّذِیْ یُقْنَعُ وَلَا
یُقْنَعُ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتِهٖ یُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ
(مولای صل و سلیم دایماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلهم۔)

برادران اسلام!

بزرگان دین فرماتے ہیں کہ جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے دل
کی سلامتی تھوڑا بولنے میں ہے اور ایمان کی سلامتی امام الانبیاء حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود شریف پڑھنے میں ہے۔ واقعی درود
پاک ایسا وحیفہ ہے جس کے لاتعداد فوائد ہیں۔ مثلاً یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے۔
اس کے مانگہ کا ہے۔ درود پاک پڑھنے والے کی خطائیں معاف ہوتی ہیں،
اعمال کا تزکیہ ہوتا ہے درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
قیامت کے دن نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ دنیا و آخرت کے تمام امور
آسان ہو جاتے ہیں۔ تمام ہلیات سے نجات ملے گی۔ رسول پاک ﷺ کی
شہادت نصیب ہو گی۔ نبی پاک ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی۔ اللہ
تعالیٰ کی رضا، رحمت اور امان کا مستحق ہو گا۔ عرش کے سایہ میں دخول

نصیب ہو گا۔ حوض کوثر پر درود یقینی ہو گا قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔ جہنم سے آزادی ملے گی۔ پل صراط پر آسانی سے گزر ہو گا۔ موت سے پہلے جنت کی رویت نصیب ہو گی۔ جنت میں حوریں زیادہ ملیں گی۔ درود شریف پڑھنے سے خیالات پاک ہوں گے۔ مال میں برکت ہو گی۔ مشکلات حل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ محبوب ترین عمل بھی ہے۔ مجالس کی رونق ہے۔ غرمت ختم ہو گی۔ روزی فراخی ہو گی، لوگوں میں عزت و آبرو ہوئے گی، اولاد سے نفع ہو گا۔ اولاد مطیع ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا قرب حاصل ہو گا۔ چہرہ پر نور ہو گا۔ دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو گا۔ دل نفاق سے پاک ہو گا۔ لوگ محبت سے پیش آئیں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار نصیب ہو گا۔ دین و دنیا کی تمام نعمتیں حاصل ہو گی۔ بحکم امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمن المعروف سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بھی زیادہ فوائد کھئے ہیں۔

بندوں اور خالق کے درمیان سوائے درود کے کوئی کام مشترک نہیں

بس یہ قابل غور مقام ہے اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی کام اور فعل ایسا نہیں جو خالق کا بھی ہو اور مخلوق کا بھی۔ کیونکہ خالق کائنات مخلوق کے کاموں سے پاک ہے مثلاً ہمارا کام ہے کھانا، پینا، سونا، چاگنا، مارنا، جینا، نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا وغیرہ اور اللہ تعالیٰ عزوجل

ان تمام کاموں سے پاک ہے۔ وَهُوَ يَطْعَمُ وَلَا يَطْعَمُ وَهُوَ يَشْرَبُ وَلَا يَشْرَبُ۔ اسی طرح خالق کے کام مخلوق نہیں کر سکتی مثلاً رب العالمین جل شانہ کا کام چلانا، مارنا، روزی دینا، ہمارا کرنا، صحت دینا، بارش برسانا، پیدا کرنا وغیرہم یہ سب کام اللہ عزوجل کے ہیں۔ جن کو ہم نہیں کر سکتے مگر ان سب کاموں سے علاوہ ایک کام ایسا بھی ہے جو رب کریم کا بھی ہے اور ہمارا بھی۔ اور وہ کام درود پاک کا بھیجنا ہے۔ دیکھ لو آیت درود میں اِنَّ اللّٰهَ وَ

کہ درود شریف کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہے اور ملائکہ کی طرف بھی اور جملہ مومنین کی طرف سے بھی ہے یعنی خالق کی طرف بھی ہے اور مخلوق کی طرف بھی

مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم

بہر حال درود شریف پڑھنا نبی پاک پر تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے پہلے

خود محبوب پر درود شریف پڑھا پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ محبوب پر درود پڑھیں بعد مومنین کو حکم دیا کہ وہ محبوب پر درود اور سلام بھی پڑھیں مزید یہ کہ آیت مدنی ہے یعنی اس میں تعظیم ہے اور اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کو نبی پاک ﷺ کا مقام بتایا ہے کہ ہاں طور کہ ملائکہ اعلیٰ ملائکہ المقربین کے ہاں محبوب کی تعریف کرتا ہے اور پھر ملائکہ حضور پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ بعد عالم سفلی والوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ محبوب پر درود و سلام پڑھیں۔ تاکہ عالم علوی اور عالم سفلی کے تمام

باشدے حضور کی شان کے معترف ہو جائیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کے یہ کہ آدم علیہ السلام کو رب نے یہ مقام عطا فرمایا کہ آپ کو سجدو ملائکہ مادیہ یعنی رب نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ بھی ان کے ساتھ شریک ہوتا۔ لیکن مقام مصطفیٰ دیکھئے کہ رب ملائکہ کو بھی فرما رہا ہے۔ مومنین کو بھی فرما رہا ہے۔ اور خود بھی محبوب پر درود بھیجتا ہے اور یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا فرمایا، چنے کے لئے پاؤں عطا فرمائے، پکڑنے کے لئے ہاتھ، بولنے کے لئے زبان، دیکھنے کے لئے آنکھیں، سننے کے لئے کان، رہنے کے لئے زمین بلکہ لاتعداد نعمتیں عطا فرمائیں جیسا کہ فرمایا۔

(و ان تعدوا نعمة الله لا تحصوها)

یعنی تم رب کی نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتے۔ تو یہ ساری نعمتیں ساری کائنات حضور ﷺ کی وجہ سے بنی اور ان کے وسیلہ سے ملیں تو یہ ثابت ہو کہ حضور ﷺ کا ہم پر بڑا احسان ہے جس کا ہم حق ادا نہیں کر سکتے وہ ہمارے محسن اعظم ہیں۔ چونکہ ہم سرکار کے احسانات کا بدلہ دینے سے عاجز تھے رب کریم نے ہمارا بجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ تم اپنے محسن اعظم پر درود پڑھو تاکہ شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق و احسانات جو ہم پر ہیں ان میں سے کچھ کی ادائیگی ہو جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے درود شریف کے بیان کرنے میں إِنَّ اللہَ وَمَلَائِكَتَهُ فرمایا جو کہ جملہ اسمیہ ہے۔ اور اس کی ابتداء کلمہ اِنْ کی خبر یصلون

ہے جو کہ جملہ فعلیہ ہے۔ اور علم معانی و بیان کے قاعدہ کے مطابق یہ تہجد استمراری کا فائدہ دیتا ہے پھر مطلب یہ ہو گا کہ رب العالمین کی رحمت و عنایت اپنے حبیب پر روز بروز زیادہ ہے۔ اور آپ کے کمالات یوماً فیوماً ترقی پر ہیں جیسا کہ ارشاد فرمایا

وَلَا خَيْرَ خَيْرُكَ مِنَ الْاَوَّلَى وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى۔

یعنی بے شک کچھلی گھڑی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے اور بے شک قریب ہے تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے یہ بزرگی عظمت اور اعزاز جناب سیدنا آدم علیہ السلام کے اس اعزاز و اکرام سے اعظم ہے۔ کیونکہ جناب آدم علیہ السلام کو ایک وقت سجدہ ہوا اور ختم ہوا مگر محبوب اکرم ﷺ کے لئے یہ اعزاز ہمیشہ جاری اور ساری رہے گا۔ فحمد للہ رب العالمین۔

پھر اس آیت مبارکہ میں لفظ (یصلون) مضارع کا صیغہ ہے۔ جو کہ دوام استمرار پر دلالت کرتا ہے یعنی ہر حال میں رب تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نبی پاک پر درود بھیجتے ہیں۔

آیت میں لفظ نبی کا ذکر ہوا۔ لفظ نبی کے تین معانی ہیں۔ اگر لفظ نبی نبا سے مشتق ہے تو نبی کا معنی ہو گا غیب کی خبریں دینے والا۔ اگر لفظ نبی مشتق ہے نبوة سے تو پھر نبی کا معنی ہو گا ساری کائنات کا ارفع و اعلیٰ۔ اور اگر لفظ نبی مشتق ہے نبأ سے تو پھر معنی ہو گا آہستہ سے آہستہ آواز کو سننے والا۔

علامہ عبدالعزیز پر ہادی رحمۃ اللہ علیہ نیز اس میں فرماتے ہیں

حضور ﷺ پر تینوں معانی صادق آتے ہیں کیونکہ آپ ساری کائنات سے ارفع و اعلیٰ ہیں غیب کی خبریں دینے والے ہیں۔ اور آہستہ سے آہستہ آواز کو سن سکتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک ہے۔ کُنْتُ سَمِعْتُ صَوْتَ الْقَلَمِ فِي بَطْنِ امِي۔ یعنی جب میں والدہ کے شکم اطراف میں تھارپ کا قلم لوح پر چلتا تھا اس کی آواز میں ماں کے شکم میں سنتا تھا۔

۴۔ دور و نزدیک کے سننے والے کان۔

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

نیز اس لئے بھی لفظ نبی کو رب نے اختیار فرمایا کیونکہ نبوت کا تعلق رب سے ہوتا ہے۔ یعنی رب سے احکامات لینا رب کی ذات و صفات پر مطلع ہونا نبوت کا کام ہے پھر ان احکامات کو رب کی شان کو لوگوں تک پہنچانے کو رسالت کہتے ہیں۔

تو ثابت ہو ا کہ اس جگہ پر بھی صفت نبوت کو اختیار کرنا عین مناسب تھا۔ پھر لفظ نبی صفت مشہ کا صیغہ ہے۔ اور صفت مشہ اس کو کہتے ہیں جو کہ زمانہ ماضی حال مستقبل میں پایا جائے تو اب لفظ نبی کا معنی ہو گا۔ زمانہ ماضی حال مستقبل میں غیب کی خبریں دینے والے زمانہ ماضی و حال و مستقبل میں ساری کائنات سے ارفع و اعلیٰ زمانہ ماضی حال مستقبل میں آہستہ آہستہ آواز کو سننے والے۔ اِنَّ اللّٰهَ و ملائکتہ یصلون علی النبی۔ کا معنی ہو ا کہ بے شک اللہ بزرگ و تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نبی پاک پر درود بھیجتے ہیں۔ اب ملائکہ کتنے ہیں بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ لاتعداد مخلوق ہے صرف

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ یہ کتنے ہیں کچھ ملائکہ المقربون ہیں کچھ ملائکہ حملہ العرش ہیں کچھ ساتوں آسمانوں کو اٹھانے والے کچھ جنت کے خازن، کچھ جہنم کے خازن، کچھ بنی آدم کے اعمال کی محافظت کرنے والے، کچھ مسندروں پر موکل، کچھ پہاڑوں پر، کچھ بادلوں پر، کچھ بارش برسانے پر کچھ اجسام میں ارواح پھونکنے پر مقرر ہیں۔ کچھ نباتات کو اگانے پر کچھ ہواؤں کو چلانے پر کچھ افلاک کو چلانے پر بعض ستاروں کو گردش دینے پر بعض ملائکہ اس بات پر مامور کہ رسول پاک پر بھیجے ہوئے درود شریف لکھیں، کچھ جمعہ کے دن لوگوں کے اعمال لکھنے پر کچھ بعض دعاؤں پر آمین کہنے پر کچھ قرآن پاک کی تلاوت کنندہ پر رحمت کی برسات برسانے پر کچھ ان عورتوں پر اعنت برسانے پر مامور ہیں جن عورتوں کے خاوند ان پر ناراض ہوں۔ غرضیکہ ملائکہ کی تعداد لامعدود عند الناس ہے بلکہ طبری کی ایک روایت میں ہے سرکار سے پوچھا گیا کہ ہر آدمی کے ساتھ کتنے فرشتے مقرر ہیں تو حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ تین سو ساٹھ ملائکہ ہر آدمی کے ساتھ مقرر ہیں جو ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ امام حاکم کی کتاب مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس حصے مخلوق پیدا کی دس حصوں میں نو حصہ ملائکہ ہیں اور ایک حصہ باقی تمام مخلوقات ہیں یعنی جن انسان شجر حجر زمیں آسمان، فضا ہوا بر بحر جنت دوزخ یعنی فرشتوں کے سوا باقی تمام مخلوق رب کی تخلیق شدہ مخلوق کا دسواں حصہ ہیں باقی نو حصے ملائکہ ہیں اب کل ملائکہ نص قرآنی کے حکم کے مطابق سرکار دو عالم پر

درود شریف پڑھتے ہیں۔ امام ابن قیم کی کتاب جلاء الافہام میں ایک روایت میں ہے کہ روضہ رسول پر ستر ہزار ملائکہ روزانہ صبح اور ستر ہزار ملائکہ شام روزانہ حاضری دیتے ہیں۔ درود سلام پڑھتے ہیں جو جماعت ایک مرتبہ روضہ پر حاضری دیتی ہے پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آئے گی (از جلاء الافہام ص ۶۳)۔ اسی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ کل ملائکہ کی تعداد کتنی ہے۔

(نکتہ) کیا مقام ہے حضور اکرم ﷺ کے امتی کا کہ ملائکہ ازل سے اب تک ایک مرتبہ روضہ رسول پر حاضری دیں اور امتی جب چاہے روضہ رسول پر حاضری دے سکتا ہے۔ بار بار سو بار ہزار بار۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔

پھر فرمایا (یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما)

ترجمہ: اے ایمان والو درود شریف پڑھو ان پر اور خوب سلام بھیجو۔

کیونکہ مومن ہی درود و سلام پڑھنے کے زیادہ مستحق ہیں اس لئے

سرکار کا کرم مومنین پر سب سے زیادہ ہے نیز یہ کہ نبی بھی پاک ہے اور

مومنین بھی پاک، اسی لئے پاکوں کے تجھے طہین کے لئے ہوتے ہیں نیز یہ

کہ صرف درود شریف پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ محبوب پر سلام بھی پڑھا جائے

کیونکہ سلام کو نص قرآنی میں موکد کیا گیا ہے فرمایا

(وسلموا تسلیما) فليلله الحمد واللہ اعلم بالصواب۔

اب لفظ درود کو عربی زبان میں صلوة، صلاة کہتے ہیں۔ صلاة کا معنی

دعا بھی ہے درود بھی اور نماز بھی۔ اس لفظ صلوة کے دیگر معنی بھی ہیں لیکن

آمد ہر مطلب لفظ درود کی نسبت کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے یعنی جب ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاکؐ پر درود پڑھا تو اس سے مراد کیا ہوگی۔ امام ابو العالیہ فرماتے ہیں۔ ثناؤہ علیہ عند ملائکتہ یعنی اللہ تعالیٰ ملائکہ المقربین کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری اور امام رازی وابن العربی فرماتے ہیں کہ صلاة الرب (الرحمت) یعنی اللہ تعالیٰ نبی پاکؐ پر رحمت نازل فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے سے مراد کہ میرے محبوب میں تجھے رفعت و عظمت عطا کروں گا بایں طور کہ دنیا میں تیرا ذکر بلند ہوگا۔ تیرے دین کا اظہار کروں گا لہذا تک تیری شریعت باقی رکھوں گا اور آخرت میں امت کے حق میں تیری شفاعت قبول کروں گا ان کو اجر و ثواب عطا کروں گا۔ اولین و آخرین میں تجھے فضیلت عطا کروں گا تجھے مقام محمود عطا کروں گا تمام انبیاء کے حق میں تیری شفاعت و گواہی قبول فرماؤں گا۔

اور جب لفظ صلاة کی نسبت ہو ملائکہ کی طرف یعنی ملائکہ نبی پاکؐ

ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو پھر ان کے درود سے مراد ہوگا کہ وہ حضور ﷺ

کے لئے استغفار کرتے ہیں جیسا کہ امام ابو العالیہ اور ابن الضحاک سے منقول

ہے ومعنی صلاة الملائكة الاستغفار اور کبھی صلاة الملائكة سے مراد برکت کی دعا

بھی لیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول

ہے کہ یا اللہ اپنے محبوب کی شان میں برکت فرما ان کے مقام میں برکت فرما

ان کے ذکر میں برکت فرما ان کے ثواب میں برکت فرما ان کی امت میں

برکت فرما اب سب ملائکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت کی دعا مانگتے تو اب ہر لمحہ ہر لمحہ ہر زمانہ ہر وقت حضور اکرم ﷺ کی شان میں اضافہ ہو رہا ہے تبھی تو رب کائنات نے فرمایا

(وَلَا خِرَّةَ خَيْرِكَ مِنَ الْاُولَى)

باقی جب ملائکہ حضور ﷺ کے لئے استغفار کرتے ہیں تو اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کیا جائے کہ (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کی ضرورت ہے اگرچہ حضور ﷺ روزانہ لاتعداد مرتبہ استغفار کرتے تھے بعد سرکار کی استغفار سے مراد تعلیم امت ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ گناہوں کی وجہ سے استغفار کیا جاتا ہے بلکہ بلندی درجات کے لئے بھی استغفار کیا جاتا ہے۔ باقی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو معصوم عن الخطاء ہیں گناہوں سے پاک ہیں اب جو لوگ حضور ﷺ کو (نعوذ باللہ) معصوم و مبرا عن الخطاء نہیں مانتے ان کو میں چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ سرکار کی ساری زندگی کھلی کتاب کی مانند ہے۔ کوئی چھوٹی سے چھوٹی خطا تلاش کر کے دکھا دیں اپنے تو اپنے دشمنان رسول کفار کو بھی حضور کی ذات گرامی میں کوئی عیب نظر آتا نہیں، کوئی نقص نظر نہیں آتا۔

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا

۱۔ وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

وہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میرے استاد محترم حضور غزالی زماں رازی دوراں امام اہل سنت

علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے دوران تذریس دورہ حدیث ایک دن فرمایا تھا کہ ملائکہ استغفار اس لئے کرتے ہیں کہ لفظ استغفار کا مادہ غفر یعنی (غ ف ر) ہے جس کے معنی پردے کے ہیں اور اس غفر سے مغفر مشتق ہے مغفر کو لٹو کہتے ہیں جس کو حالت جنگ میں سر کی حفاظت کے لئے پہنا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ ملائکہ کی صلاۃ سے مراد استغفار ہے جس کا مقصد یہ کہ ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ (ہلول غزالی زماں) کہ یا اللہ اپنے محبوب کو پردے میں رکھ وہ پردہ جو حضور کی حفاظت کے لئے حصار کا کام دے۔ جس کی وجہ سے کوئی عیب جو حضور کی عیب جوئی نہ کر سکے کوئی نقص تلاش کرنے والا حضور کی ذات میں کوئی نقص تلاش نہ کر سکے۔ کوئی گستاخ نبی پاک کی گستاخی نہ کر سکے۔ کوئی دشمن نبی پاک سے دشمنی نہ کر سکے۔ کوئی آپ پر کسی وجہ سے غالب نہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کا بڑے سے بڑا دشمن بھی سرکار کی ذات میں کوئی عیب و نقص تلاش نہیں کر سکتا۔ اور نہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹا سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانؒ نے کیا خوب فرمایا۔

تو گھٹانے کے کسی سے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا۔

جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے۔

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا۔

ورفعنا لك ذكرك کا سایہ تجھ پر۔

ذکر اونچا ہے تیرا بول ہے بالا تیرا۔

نیز ملائکہ کی صلاۃ سے مراد استغفار اس لئے بھی بقول حضور فرمائی
زمانہ کہ ملائکہ خود بھی غفر ہیں یعنی رب کی رحمت کے پردے میں رہتے
ہیں جن کی محافظت رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ جن کی کوئی عیب جوئی نہیں کی
جاتی۔ کیونکہ ان کے اجسام میں مادہ خواہشات یا دیگر حوائج و آلائشات
وغیرہم نہیں۔ ملائکہ ان چیزوں سے مبرا ہیں۔ لہذا رب تعالیٰ نے ان کو یہ
اعزاز و مقام عطا فرمایا جیسی وہ امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اس سے بڑھ کر مقام کی استدعا کرتے ہیں۔

مولائی صل وسلم دائماً ابداً۔ علی حبیبک خیر المخلوق کلہم

اور جب لفظ صلاۃ کی نسبت ہو مومنین کی طرف تو اس لفظ صلاۃ
سے مراد دعا ہوگی جیسا کہ مفسرین کرام نے فرمایا ہے (و معنی صلاۃ
المومنین الدعاء) یعنی جب مومنین نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو اس
سے مراد دعا کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فَإِذَا قُلْنَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فَإِنَّمَا نُرِيدُ اللَّهُمَّ عَظَمَ مُحَمَّدًا فِي
الدُّنْيَا بِإِعْلَاءِ ذِكْرِهِ وَاطِّبَارِ دِينِهِ وَإِنْفَاقِ شَتْرِ يَفْعَتِهِ وَفِي الْآخِرِينَ
بِالْمَقَامِ الْمَحْمُودِ وَتَقْدِيمِهِ عَلَى كَافَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالشُّهُودِ۔

پس جب مومنین کہتے ہیں اللہ صلی علی محمد تو اس سے ہم
مراد لیں گے کہ اے اللہ تو حضور ﷺ کو عظمت عطا فرما دنیا میں بایں طور

کہ ان کے ذکر کو بلند فرما اور ان کے دین کو ظاہر فرما اور ان کی شریعت
ابد آباد تک باقی رکھنا اور آخرت میں بایں طور عظمت عطا فرما ان کی شفاعت
امت کے حق میں اور پورا پورا اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔ اور ان کی فضیلت
اولین و آخرین میں ظاہر فرما دے اور سیدہ انبیاء علیہم السلام اور سیدہ امم
کے بارے میں اپنے محبوب کو شاہد بنا دے نیز یکہ کہ صلاۃ المومنین سے مراد
دعا اور دعا سے مراد طلب رحمت ہے جیسا کہ بزرگان دین فرماتے ہیں و معنی
قولنا اللہ صلی علی محمد (اے اللہ ارحم محمد) اے اللہ محمد ﷺ
پر رحمت نازل فرما۔ بہر حال مومنین کے درود سے مراد دعا ہے جیسا کہ
مذکور ہوا تو اب اگر درود پڑھنا چھوڑ دیا جائے (نعوذ باللہ) تو دین بھی باقی نہیں
رہے گا۔ اس لئے حضرت امام سخاوی نے فرمایا و كذلك لو تركه لا يبقی
ديننا۔ یعنی اگر درود شریف پڑھنے کو ترک کر دیا تو دین باقی جس رہے گا۔
موجودہ دور میں دین سے بے رغبتی دین سے دوری بلکہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم سے لاتعلقی کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں نے درود سلام پڑھنا ترک کر
دیا اور تو اور بعض مولوی لوگ اپنے آپ کو دیندار کہلانے والوں نے ترک
کیا بلکہ برسر محراب و منبر لوگوں کو روکنا شروع کر دیا۔ اب ان سے پوچھتا
ہوں کہ تم لوگ دین کی خدمت کر رہے ہو یا دین کی جڑیں کاٹ رہے ہو
چونکہ کفر از کعبہ یہ خیر دیکھنا مسلمان۔

سوال :- جب اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم دیا کہ وہ میرے محبوب
پر درود شریف پڑھیں تو مومنین کہتے ہیں اللہ صلی علی محمد جس کا معنی

ہے کہ اے اللہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیج یعنی رب تعالیٰ جل جلالہ ہمیں فرما رہا ہے کہ ہم درود بھیجیں تو ہم جو باتیں کہتے ہیں کہ اے اللہ تو ہی درود بھیج۔ فقہ جواب ہذا السؤال۔

جواب :- مومنین کہتے ہیں کہ اے اللہ جس محبوب پر آپ نے ہمیں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے وہ محبوب بہت عظمت والا ہے شان والا رفعت والا ہے۔

ہم حقیر ہیں گناہگار ہیں خطاکار ہیں سیاہ کار ہیں ان کی شان کے مطابق ان کی عظمت کے مطابق ان کی قدر و منزلت کے مطابق ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں ہمارے پاس ان کی شان کے مطابق کچھ کہنے والی زبان نہیں ہے جتنا ان پر درود شریف پڑھنے کا حق ہے اتنی ہمارے اندر طاقت نہیں۔

لہذا یا اللہ تو ہی قادر مطلق ہے تو سب سے بڑی شان والا ہے تمام عظمتوں کا مالک ہے تو ہی محبوب کی شان کے مطابق درود شریف بھیج دے۔ یعنی

صلاة منا عليه لنا لا نملك ايصال ما يعظم به امره ويعلوه قدره اليه انما ذلك بيد الله تعالى فصبح ان صلاتنا عليه الدعاء بذلك وابتهاءه من الله جل ثناؤه

پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا کوئی وقت مقرر نہیں نص قرآنی میں مطلق حکم آیا ہے مقید نہیں کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

صبح پڑھو شام پڑھو کھڑے ہو کر پڑھو بیٹھ کر پڑھو اذان سے پہلے پڑھو بعد میں پڑھو رات کو پڑھو دن کو پڑھو۔ جب رب کائنات نے کوئی وقت مقرر مقید نہیں فرمایا تو ہم کون ہوئے مقید کرنے والے پابندی لگانے والے۔ ہر حال جب دل کرے پڑھو بس پڑھو سہی کسی کو مت روکو اگر کسی کو

(نحوہ باللہ) روکا تو ایمان کی خیر نہیں۔ ہلول امام اہل سنت

ذکر روکے فصل کاٹے نقص کا جو یاں رہے

پھر کہے مرد کہ ہوں امت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

ہے ظلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

اس رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حبیب

تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں درود و سلام پڑھنا واجب ہے اور

مستحب ہے۔ جن کا علماء امت نے بڑی تفصیل اور تصریح کے ساتھ ذکر کیا

ہے۔ جیسا وضو سے فارغ ہونے کے بعد، تیمم و غسل سے فارغ ہونے کے

بعد تشہد میں پڑھنا نماز کی جماعت کے کھڑے ہوتے وقت پڑھنا، نماز کے

بعد پڑھنا، قنوت میں، تہجد کے بعد پڑھنا، طلوع شمس کے بعد پڑھنا، مسجد کی

طرف جاتے ہوئے پڑھنا، مسجد کو دیکھتے وقت پڑھنا، مسجد میں داخل ہوتے

وقت پڑھنا، مسجد سے نکلنے وقت پڑھنا، مؤذن کی اذان کے وقت پڑھنا،

جمعۃ المبارک کے دن کو کثرت سے پڑھنا، اس کی رات کو پڑھنا، ہفتہ، اوتار،

پیر، منگل کو پڑھنا، جمعہ کے خطبہ میں، عیدین کے خطبہ میں، استسقاء میں، خسوف میں، خوف میں پڑھنا، تکبیرات تشریق کے بعد پڑھنا، جنازہ کو قبرستان میں لے جائے، نماز جنازہ ادا کرتے وقت پڑھنا، قبر میں داخل کرتے وقت پڑھنا، شب برات میں پڑھنا، تلبیہ کی فراغت کے بعد پڑھنا، حجر اسود کو سلام کے وقت پڑھنا، مقام ملتزم پر پڑھنا، نو ذوالحجہ کی رات کو پڑھنا، مسجد خیف میں پڑھنا، مدینہ منورہ کی زیارت کے وقت پڑھنا، روضہ و قبر رسول کی زیارت کے وقت پڑھنا، مدینہ منورہ کو الوداع کہتے وقت پڑھنا، سرکار کے آثار شریفہ مثلاً غار حراء، غار ثور، جبل نور، مکان ولادت رسول، مسجد قبلہ، مسجد قباء، مسجد جمعہ، باغ حضرت سلمان فارسی، جنگ خندق کے آثار، میدان احد، میدان بدر، مقام خیبر، شریطانف کی زیارت کرتے وقت پڑھنا، قربانی کرتے وقت، قربانی کا جانور خریدتے وقت، وصیت لکھواتے وقت، نکاح کے خطبہ کے وقت، سورج کے ڈھلنے وقت، نیند کا ارادہ کرتے وقت، سفر کرتے وقت، سواری پر سوار ہوتے وقت، جس کو نیند کم آتی ہو، بازار سے نکلتے وقت، کسی دعوت میں جاتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، اسم اللہ کے بعد، کتاب یا خط لکھتے وقت، رنج و الم کے وقت، مصیبت و مشکلات کے وقت، غرمت زیادہ ہو جائے تب پڑھیں۔ کشتی و جہاز کے غرق ہوتے وقت، طاعون کی دھماری کے وقت، دعا کی ابتداء میں، دعا کے وسط، دعا کی انتہا میں، عالم مایوسی میں بھوک و پیاس کے وقت، چھینک اور نسیان کے وقت، گناہوں سے تائب ہوتے وقت، دوستوں سے ملتے وقت، قوم سے جدا

ہوتے وقت، جس پر ناجائز تہمت الزام لگ جائے، ختم قرآن پاک کے وقت، حفظ قرآن پاک کے وقت، مجلس سے اٹھتے وقت اور ہر وہ محفل جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوا ہو وہاں درود و سلام پڑھا جائے۔ علم پڑھاتے وقت قرأت حدیث رسول کے وقت، فتویٰ لکھتے وقت، وعظ اور تبلیغ کرتے وقت، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی کہتے وقت، حضور پر درود شریف پڑھا اور لکھا جائے۔ یہ وہ مقامات ہیں جن پر درود پاک پڑھنا ضروری ہے۔

اور اگر مزید اس کی تفصیل و ثبوت دیکھنا مقصود ہو تو امام شمس الدین سیاحی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب القول البدیع فی الصلوۃ علی المحیب الشفع (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مطالعہ کریں۔ جن میں امام سیاحی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ تمام مقامات جہاں درود پاک پڑھنا چاہیئے احادیث معتبرہ اور رواۃ ثقہ سے ثابت کیا ہے۔ فاطمہ ماششت۔

نوٹ :- جب بھی حضور ﷺ پر درود شریف پڑھا جائے تو اس وقت سیدنا کو ضرور شامل کیا جائے۔ یعنی اللہ صلی علی محمد پڑھتے وقت اللہ صلی علی سیدنا محمد پڑھنا چاہیئے۔ اس کا بہت زیادہ فائدہ و ثواب ہو گا۔

جیسا کہ فقہ کی مشہور و معتبر کتاب در مختار میں ہے۔

ندب السیادة لان زیادة الاخبار بالواقع یحیی سلوک الادب فهو افضل من ترکہ (ذکرہ الرطلی الشافعی وغیرہ) (در مختار جلد اول صفحہ نمبر ۱۸۲)۔

درود پاک کے فضائل کی احادیث

اول :- عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صل عل واحدة صلی اللہ علیہ عشاء۔

(رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اور بعض کتب میں من صلی علی مرة واحدة کتب اللہ له عشر حسنات و محبی عنہ عشر سیئات یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھواوے گا اور دس گناہ مٹوا دے گا۔

دوم :- وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عن صلی علی عشاء صلی اللہ علیہ مائة ومن صلی علی مائة صلی اللہ علیہ الفاومن زاد صباحہ وشوقا کنت له شفیعاً و شہیداً یوم القیامة (اخرجه ابو موسیٰ المدینی بسند حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ کی اس پر سو رحمتیں ہوں گی اور میں اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت

کروں گا اور شہادت دوں گا۔

سوم :- وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحدة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وملائکتہ بها سبعین صلاة (رواہ احمد وابن زنجویۃ فی ترغیبہ باسناد حسن)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے قرشتے ستر مرتبہ رحمت فرمائیں گے۔

اور ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ کی اس پر دس رحمتیں ہوں گی دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجے بلند ہوں گے۔

چہارم :- وفي روايته عن صلی علی مائة کتب اللہ بین عینیہ براءة من النفاق وبراءة من النار واسکنہ یوم القیامة مع الشہداء (رواہ الطبرانی)۔

ایک اور روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق سے بڑی ہونا لکھ دے گا۔ اور جہنم سے بڑی فرما دے گا۔ اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ مقام دے گا۔

پنجم :- وعن سهل ابن سعد رضى الله عنه قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذبابى طلحة فقام اليه فتلقاه فقال بابي انت وامى يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انى لارى السرور فى وجهك قال اجل انه اتانى جبريل آنفا فقال يا محمد من صل عليك مرة او قال واحدة كتب الله بها عشر حسنات ومحا عنه بها عشر سيئات ورقع له بها عشر درجات.

(رواه الدارقطنى صفحہ نمبر ۱۱۱)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اچانک حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو دیکھا تو حضرت ابو طلحہ حضور کی خدمت میں آئے اور سرکار کا چہرہ انور کی زیارت کی پس عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آج آپ کے چہرہ انور پر بہت زیادہ خوشی و مسرت کے آثار ہیں تو سرکار نے فرمایا کہ ہاں کیونکہ جبریل امین ابھی میرے پاس آئے ہیں۔ اور انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ اے اللہ کے نبی جو آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھو لے گا۔ دس برائیاں مٹا دے گا اور دس درجے بلند فرما دے گا۔

ششم :- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رب کے عرش کے نیچے ایک فرشتہ رہتا ہے جس کے دو ہنر ہیں ایک

بہ مشرق تک اور دوسرا نہ مغرب تک جاتا ہے۔

فَإِذَا صَلَّى الْقَبْذَعْلَى حَبَأَ أَنْفُسَ فِي الْمَاءِ ثُمَّ يَنْتَفِضُ فَيَخْلُقُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ عَنْهُ مَلَكًا يَسْتَغْفِرُ لَذَلِكَ الْمَصْلَى عَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه الديلمى فى منند الفردوس صفحہ نمبر ۱۱۵)

پھر جب کوئی بندہ محبت سے مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ دریا کے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے پھر اپنے پروں کا چمڑکتا ہے اور قطرات نکلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرمادیتا ہے جو اس درود شریف پڑھنے والے کے لئے قیامت تک مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ اس فرشتے کے اسی ہزار ہنر ہوتے ہیں اور ہر ہنر پر اسی ہزار سال ہوتے ہیں۔ ہر سال میں اسی ہزار رخ ہوتے ہیں اور ہر رخ میں زبان ہوتی ہے۔ ہر زبان اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ اور سرکار پر درود شریف پڑھنے والے امتی کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ (الخروج من المسجد صفحہ نمبر ۱۱۶)

ہفتم :- حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب رات کا چوتھا حصہ یا تیسرا حصہ گزر جاتا تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے فرماتے کہ اے لوگو! اذکروا اللہ جاء ت الراجفه تبتعها الرادفه جاء الموت بما فيه۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

وَلَهُ زَوَايَا قَالَ اذايكفك الله تبارك وتعالى ما همك من

امردنيك و آخرتك۔ (رواه ابن ابی شيبه وابن ابی عاصم)۔

ہشتم :- وعن ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ اسما عبد اللہ بن عثمان قال الصلاة على النبي صلى اللہ عليه وسلم امحق للخطايا من الماء النار والسلام على النبي صلى اللہ عليه وسلم افضل من عتيق الرقاب وحب رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم افضل من ضرب السيف في سبيل اللہ۔

(رواه الترمذی وابن ابی شيبه موقوفاً)

حضرت ابو بکر صدیق جن کا اصلی نام عبداللہ بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے فرماتے ہیں حضور ﷺ جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اسی طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے خطائیں مٹ جاتی ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

نہم :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عرش پر بیٹھ کر دیکھ رہے ہوں گے۔ جو آپ کی اولاد میں سے جنت کو جا رہے ہوں گے اور جو آپ کی اولاد میں سے جہنم کو جا رہے ہوں گے۔ اتنے میں آپ دیکھیں گے کہ امت محمدیہ میں سے ایک آدمی کو ملائکہ جہنم میں لئے جا رہے ہوں گے اتنے میں

فیناوی آدم یا احمد یا احمد فيقول ليبيك يا ابا البشر

فيقول هذا رجل من امتك منطلق به الى النار۔

یعنی آدم الیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکاریں گے اے احمد۔ اے احمد۔ سرکار جو اب دیں گے لیکن اے تمام انسانوں کے باپ تو آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ ایک مرد آپ کی امت میں سے ہے اس کو ملائکہ جہنم میں لے جا رہے ہیں۔ تو سرکار جلدی سے اوڑھ کر چل پڑیں گے اور ملائکہ کو فرمائیں گے کہ رک جاؤ۔ وہ عرض کریں گے کہ جناب ہم اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جہنم میں لے جا رہے ہیں کیونکہ یہ بہت گناہ گار انسان ہے لہذا آپ ہمیں نہ روکیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش کی طرف ہاتھ اٹھا کر عرض کریں گے۔

يَا رَبُّ اِيسْ قَدْ وَعَدْتَنِي اَنْ لَا تُخْزِنِي فِي امْتِي فَيَلْتَقِي النَّدَاءُ مِنْ عِنْدِ الْعَرْشِ اطِيعُوا مُحَمَّدًا وَرُدُّوا هَذَا الْعَبْدَ اِلَى الْمَقَامِ فَاخْرُجْ مِنْ حَجْرِي بِطَاقَةِ بَيْضَاءٍ كَالْاَسْمَلَةِ فَالْقِيْهَا فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ الْيَمْنِيِّ وَاَنَا اَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ فَتَرْجِعُ الْحَسَنَاتُ عَلَى السَّيِّئَاتِ فَيَنَاوِي سَعْدَ وَسَعْدَ جَدِّهِ وَثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ اَنْطَلِقُ اَبَاهُ اِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا بَنِي وَامِي مَا احْسَنَكَ وَجْهَكَ وَاحْسَنَ خَلْقَكَ فَقَدْ اَقْلَنْتَنِي عَشْرَتِي وَرَحِمْتَ عِبْرَتِي فَيَقُولُ اَنَا نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَهَذِهِ صَلَاتُكَ اَلَيْسَ كُنْتُ تُصَلِّيْهَا عَلَيَّ وَقَدْ وَفَّقْتَ اَحْوَجَ مَا كُنْتُ اِيَّهَا۔ (اخرجه ابن ابی الدنیا فی کتابک والنسیمی ص ۱۲۳)۔

اے رب آپ نے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ امت کے بارے میں تجھے مایوس نہیں کروں گا۔ پس عرش سے ندا آئے گی کہ میرے محبوب کی اطاعت کرو اور واپس لے آؤ اس بندے کو میزان کی طرف پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جیب سے چھوٹی سی نیکیوں کا ٹکڑا نکال کا اس ٹکڑے کو نیکیوں کے ترازو میں بسم اللہ پڑھ کر ڈال دیں گے۔ تو نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ برائیوں کا کم ہو جائے گا پھر آواز آئے گی کہ سعادت مند ہو گیا اور رتبہ بڑھ گیا اور نیکیاں زیادہ ہو گئیں اب اس کو جنت میں لے جاؤ وہ عرض کرے گا کہ اے فرشتو! فہم جاؤ تاکہ میں اس مقصد ہستی سے گفتگو کر سکوں جس کو اللہ تعالیٰ نے عظیم شان سے نوازا ہے۔ پس عرض کرے گا کہ میرے ابا باپ قربان ہو جائیں کس قدر حسین چہرہ ہے آپ کا، کس قدر حسین خلق ہے آپ کا۔ آپ نے کرم نوازی فرمائی کہ میرے برائیاں کم کر دے۔ میری نیکیاں بڑھا دیں۔ پس آپ جواب دیں گے کہ میں تیرا نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور یہ تیرا درود شریف تھا جس کو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ آج تجھے سخت ضرورت تھی جو کہ تیرے کام آیا۔

دہم :- وردی عن محمد بن لمکندر عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من صلی علی فی الیوم مائتہ مرہ قضی اللہ له مائتہ حاجۃ سبعین متھا فی الآخرة وثلاثین فی الدنیا۔ (هذا الروایۃ ماخوذ من تنبیہ الغافلین)

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر روزانہ سو مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمادیتا ہے۔ سبعین آخرت اور تیس دنیا کی۔

یازدہم :- ویحکی عن سفیان ثوری رحمہ اللہ قال بینما ہوا طوف اندرای رجلا لایرقع قدما ولا یضع قدما الا دھو یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت له یا هذا انک قد ترکت التسبیح والتہلیل واقبلت با الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل عند فی هذا شئی قال من انت عافاک اللہ فقلت انا سفیان ثوری الخ۔

مشہور بزرگ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ شریف میں طواف کر رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی کو دیکھا جو کہ ہر قدم پر درود شریف پڑھ رہا تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو کہا کہ اے نوجوان تو نے تسبیح و تہلیل (یعنی لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ) کو پھوڑ رکھا ہے اور اس کی جگہ تو نے درود شریف پڑھا ہے۔ کیا اس کی کوئی تیرے پاس وجہ ہے تو اس نے دعا دے کر کہا کہ آپ کون ہیں۔ میں نے کہا کہ میرا نام سفیان ثوری ہے۔ تو اس نے کہا کہ اگر آپ اپنے زمانے کے کامل بزرگ نہ ہوتے تو میں آپ کو نہ بتاتا لیکن آپ امت کے بزرگ آدمی ہیں۔ یہ راز سن لیں کہنے لگا کہ میں اور میرا والد دونوں اللہ تعالیٰ کے گھر کے حج کے لئے اپنے گھر سے چلے حتیٰ کہ ہم نے کئی منازل سفر کر لیا تو اس اثناء میں میرا والد

ہمدرد ہو گیا میں نے علاج معالجہ کیا۔ اس کے باوجود ایک رات فوت ہو گئے اور ان کا چہرہ بالکل سیاہ ہو گیا۔ میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا۔ ان کے جسم کو چادر سے ڈھانپ دیا۔ اس پریشانی کے عالم میں مجھے نیند آئی اور میں سو گیا میں نے غید میں ایک ہستی کو دیکھا ان کے چہرے جیسا کسی کا چہرہ نہیں۔ ان کے کپڑوں جیسا کوئی کپڑا نہیں اور نہ ان جیسی کسی کی خوشبو ہو گی جو خرمال خرمال تشریف لائے اور میرے والد کے قریب آگئے پس میرے والد کے منہ سے چادر ہٹائی اور اپنا نورانی ہاتھ میرے والد کے چہرہ پر پھیرا تو سیاہ چہرہ نورانی ہو گیا۔ آپ جانے گئے تو میں ان کے دامن سے لپٹ گیا میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے بندے آپ کون ہیں جو اس مسافری میں مجھ پر اور میرے والد پر کرم نوازی فرمائی۔ فرمایا کیا تو مجھے نہیں جانتا پہچانتا۔ میں محمد بن عبداللہ صاحب القرآن ہوں۔ اگرچہ تیرا والد گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا تھا پس جب اس پر یہ مصیبت پڑی تو اس نے مجھے فریاد کی اور میں ان کی فریاد و پکار سنتا ہوں جو لوگ مجھ پر درود شریف پڑھتے ہیں۔

جوان کہتا ہے کہ میں نے والد صاحب کے چہرہ سے چادر ہٹائی تو ان کا چہرہ نورانی ہو گیا تھا۔

ایک اور روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ صَلَّى عَلٰی نَبِيٍّ يَوْمَ خَمْسِينَ مَرَّةً صَافَحَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
(رواہ ابن ماجہ)

یعنی جو شخص مجھ پر روزانہ پچاس مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اس کے ساتھ قیامت کے دن مصافحہ کر دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ جزیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ مَنْ ذَكَرْتَ عَنْدهُ فَلَمْ يَصَلِّ عَلٰی دُخُلِ الْغَارِ۔

(رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔

اَكْثَرُ وَاَمِنُ الصَّلَاةِ عَلٰی يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَانَّهُ يَوْمُ مَشْهُودٍ وَتَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِنْ اَحْدَاكَانَ يَصَلِّي عَلٰی الْاَعْرَضَتْ عَلٰی صَلَاتِهِ حَتّٰی يَغْرَعَ مِنْهَا۔

یعنی جمعہ کے روز مجھ پر زیادہ درود شریف و سلام پڑھا کرو کیونکہ وہ مشاہدہ کا دن ہے۔ ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ اگرچہ ایک ہی مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا جائے فارغ ہوتے ہی میرے ہاں درود شریف پیش کر دیا جاتا ہے۔

جناب ابوالدرداء نے عرض کی۔ قلت (وبعد الموت) قال وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبی اللہ حی یرزق۔ (اخرجه ابن ماجہ)

میں نے عرض کیا کہ سرکار موت کے بعد بھی درود شریف پیش

ہوگا۔ فرمایا موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اس کو رزق بھی ملتا ہے۔

طبرانی شریف میں ہے۔

لیس من عبد یصلی علی الابلغتنی صلاتہ حیث کان قلنا بعد وفاتک قال وبعد وفاتی ان اللہ تعالیٰ حرم علی الارض ان تاكل اجسام الانبیاء (وکزارواہ النمیری)

یعنی سرکار نے فرمایا جو امتی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود شریف میرے پاس پہنچتا ہے۔ جہاں سے بھی پڑھے ہم نے عرض کی آپ کی وفات کے بعد بھی۔ فرمایا میری وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام کو کھانا حرام کر دیا۔

تو زندہ ہے اللہ تو زندہ ہے واللہ۔ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے۔

وفی رواہ ان الدعای جس بین السماء والارض لا یصعد منه شئ حتی تصلی علی نبیک علیہ الصلوۃ والسلام۔ (هذا الروایة ماخوذة من تنبیہ الغافلین)۔

ایک روایت میں ہے کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔ رب العزت کی بارگاہ میں نہیں پہنچتی جب تک کہ حضور اکرم ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

اس لئے بزرگ فرماتے ہیں کہ ہر دعا کی امداد اور انتہا میں درود شریف پڑھا جائے تاکہ بارگاہ رب العزت میں درود شریف کی برکت سے دعا قبول ہو جائے حضرت ابو موسیٰ المدنی نے اور ابن سعد نے اپنی اسناد سے بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم مشہور بزرگ ابو بکر بن مجاہد کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ معروف بزرگ حضرت شبلی آئے تو ابو بکر ابن مجاہد ان سے کھڑے ہو کر معانقہ اور ماتھے پر بوسہ دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ نے ان کو بوسہ دیا۔ حالانکہ بغداد کے لوگ ان کو مجنون دیوانہ کہتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اسی طرح ان کے ساتھ سلوک جس طرح حضور اکرم ﷺ کو میں نے ان کے ساتھ سلوک کرتے دیکھا ہے۔

وذلك انی رايت رسول الله صلى الله وسلم في المنام۔ وقد اقبل الشبلي فقام اليه وقبل بين عينيه فقلت يا رسول الله اتفعل هذا بالشبلي فقال هذا يقرء بعد صلاته لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف الرحيم فان تولوا فقل حسبى الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم ويبتهاب الصلاة علی۔

فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار کو خواب میں دیکھا کہ حضرت شبلی بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے سرکار نے اٹھ کر ان کی جبین کو چما تو میں نے عرض کی کہ حضور آپ نے شبلی کو یہ اعزاز کس لیے دیا۔ تو سرکار نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سورۃ توبہ کی آخری دو مذکورہ آیات

کی تلاوت کرتا ہے اور بعد مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے۔

مصراعہ : ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے۔

ان کے کرم کی بات نہ پوچھو۔

امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے یہ واقعہ اپنی کتاب میں لکھا ہے فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت حسن بصری کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری ایک پیاری لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے خواب میں نظر آجائے۔ تو آپ نے اس کو عمل بتایا کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ہکاثر پڑھیں اور پھر سو جائیں۔ اس عورت نے ایسا کیا تو اس کی بیٹی اسے خواب میں نظر آئی اور حالت یہ تھی کہ

وهي في العقوبة والعذاب وعليها لباس القطران

ويداها مفلولة ورجلها مسلسل بسلاسل من النار۔

یعنی سخت عذاب میں مبتلا تھی۔ کہ ٹاٹ کا لباس تھا دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں ٹانگیں زنجیروں سے بندھی ہوئی تھیں اور جہنم میں لٹکی ہوئی تھی۔ ماں نے جب یہ حالت دیکھی تو صبح کو آپ کے پاس آکر ماجرا بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ صدقہ خیرات کرو۔ اس کے بعد آپ سو گئے تو حالت خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا۔

كانها في روضة من رياض الجنة وراى سريراً منصوباً

وعليه جارية حسنة جميلة وعلى راسها تاج من نور۔

جو کہ جنت کے باغ میں ایک عظیم الشان تخت پر حسن و جمال کی چکر بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔ جس کے سر پر نوری تاج تھا۔ آپ کو دیکھ کر کہنے لگی۔

يا حسن اتعرفتى فقال لا۔

اے حسن بصری کیا آپ مجھے جانتے ہیں فرمایا نہیں تو کہنے لگی میں اسی وہ لڑکی ہوں کہ میری والدہ نے میرے بارے میں خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تیری والدہ نے تو کچھ اور بیان کیا۔ یہاں معاملہ برعکس ہے کہنے لگی میری والدہ نے سچ کہا ہے۔ جس طرح اس نے یہاں میری حالت دیکھی تھی لیکن میرے جیسے ستر ہزار اور انسان بھی اسی طرح عذاب میں تھے۔

فغير رجل من الصالحين على قبورنا وصلى على النبي

صلى الله عليه وسلم مرة وجعل ثوابها لنا فقبل الله عز وجل منه۔

تو ایک نیک آدمی اس قبرستان سے گذرا۔ اس نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہمیں ثواب بخش دیا تو رب نے قبول فرما کر ہم سب کو بخش دیا جہنم سے آزاد کر کے سب کو میرے جیسا مقام عطا کر دیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر

کثرت سے درود بھیجو تم جہاں بھی ہو تمہاری

آواز مجھ تک پہنچتی ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَكْثَرُ وَالصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ شَهِدُوا تَشْتَبَهُهُ الْمَلَائِكَةُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَى الْإِلَهِ بِلَفْظِي صَلَاتِهِ حَيْثُ كَانَ (طبرانی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ حاضری کا دن ہے۔ اس روز فرشتے (دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ) حاضر ہوتے ہیں۔ میرا جو امتی مجھ پر درود بھیجے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔

حل مشکلات کے لیے صرف درود شریف کافی ہے

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ فَقَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثَّلَاثِينَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلْ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيَكْفُرْ لَكَ ذَنْبُكَ (ترمذی)

حضرت ابی بن کعب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ آپ پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھوں اپنی عبادت کے اوقات میں سے (یعنی میں جتنا وقت عبادت کرتا ہوں اس میں سے کتنی دیر آپ پر درود شریف پڑھوں) تو سرکارؐ نے فرمایا کہ جتنی دیر تیرا دل چاہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ کل وقت کا چوتھا حصہ تو سرکارؐ نے

فرمایا کہ جتنا تیرا دل چاہے اور اگر تو اس سے بھی زیادہ دیر پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا تو میں نے عرض کیا کہ کل وقت کا آدھا حصہ پڑھوں۔ آپؐ نے جواب دیا کہ جتنا تیرا دل چاہے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ کل وقت کے تین حصوں میں درود شریف پڑھوں اور باقی میں دیگر عبادات۔ تو سرکارؐ نے فرمایا کہ جتنا تیرا دل چاہے اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ تو میں نے عرض کی کہ جناب اب میں تمام وقت آپ پر درود شریف پڑھوں گا تو سرکارؐ نے فرمایا کہ اب تو ایسا کرے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ تیری دنیا اور آخرت کے تمام امور کو تیرے لئے آسان فرمادے گا۔

مسلمانوں کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر اور

صلوٰۃ علی النبی سے خالی نہیں ہونی چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلَسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ أَلَا كَانَ عَلَيْهِمْ تِيزَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَتْهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَتْ لَهُمْ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کہیں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو قیامت کے دن یہ ان کے لئے نقصان و حسرت کا باعث ہوگا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر

چاہے تو بخش دے۔

درود شریف کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مُوقُوفٌ
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى
نَبِيِّكَ (ترمذی)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رکی رہتی ہے۔ اوپر نہیں جاسکتی جب تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

سب سے زیادہ قریب

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى
النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَوةٍ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتے والا ہوگا۔

درود شریف، بلندی درجات اور گناہوں

کی معافی کا ذریعہ ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّيَ عَلَى

صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَواتٍ وَخُطِّتْ عَنْهُ عَشْرُ
خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. (نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

بخیل وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود نہ بھیجے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى. (ترمذی)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام

بھیجنے والوں کا درجہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ
ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ
اسْتَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَتَتْهُ عَنْدهُ أَبَوَاهُ الْكَبِيرَانِ

أَخَذْنَاهَا فَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةُ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ذلیل و خوار ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی مجھ پر صلوٰۃ یعنی درود نہ بھیجے اور اسی طرح ذلیل و خوار ہو وہ آدمی جس کے لیے رمضان (مغفرت و رحمت والا) کا مہینہ آئے اور اس کے گزرنے سے پہلے اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہو جائے (یعنی رمضان کا مبارک مہینہ بھی وہ غفلت و خدا فراموشی میں گزار دے)

ان مذکورہ روایات و آثار سے یہ ثابت ہوا کہ امام الانبیاء حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہر دنیاوی و اخروی مصیبت میں کام آتے ہیں۔ تمام مشکلات حل فرماتے ہیں کیونکہ درود شریف ہر مشکل کے حل کی چابی ہے بحمد افضل العبادۃ ہے جیسا کہ فقیہ ابولیت سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں درج فرمایا۔ فرماتے ہیں

وإذا اردت ان تعرف ان الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم افضل من سائر العبادات فانظر وتفكر في قول الله سبحانه وتعالى ان الله وملائكة يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما.

ففي سائر العبادات امر الله تعالى بها واما الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم فقد صلى عليه بنفسه اولاً واما الملائكة بالصلاة عليه ثم امر المؤمنين بان يصلوا عليه فثبت بهذا ان

الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم افضل العبادات.

(ماخوذ من حبيب الغافلین)

یعنی جب تم پہچاننے کا ارادہ کرو یہ کہ نبی پاک ﷺ پر درود شریف پڑھنا تمام عبادات سے افضل عبادت ہے تو اس آیت کریمہ میں غور کرو کیونکہ تمام عبادات کا رب نے حکم دیا۔ لیکن خود عبادت سے پاک ہے بہر حال نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے سلسلہ میں اس طرح ہے کہ رب تعالیٰ نے پہلے خود محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ محبوب پر درود شریف پڑھیں بعدہ مومنین کو حکم دیا کہ وہ محبوب پر درود شریف پڑھیں۔

بعض مجرب درود شریف

اب ہم کچھ درود شریف بمعہ فضائل لکھیں گے جن کے فوائد و فضائل کتب معتبرہ میں منقول ہیں۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے، صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بارگاہ عالیہ میں سلام عرض کرنا تو ہم جان چکے لیکن آپ کی بارگاہ عالیہ میں ہم درود شریف کیسے پڑھیں تو سرکار نے ان کو یہ درود شریف سکھایا۔

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى

إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيُّدٌ مُجِيدٌ ۝

(رواہ البخاری)

اے اللہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل
فرمائیں جس طرح آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر
رحمت نازل فرمائی بیشک آپ حمید مجید ہیں۔

اس درود پاک میں جناب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی
اولاد کا ذکر ہوا۔

سوال : دیگر انبیاء کرام و رسل بھی انتہائی عظمت والے اور شان
والے ہیں بلکہ کچھ صاحب کتاب بھی ہیں لیکن ان کا خصوصیت کے ساتھ
ذکر نہیں جس طرح جناب ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام کا
ذکر ہوا۔

یہی سوال میں نے اپنے استاد محترم رئیس المفسرین امام المتکلمین
عسک العلماء بدرالافتاء صاحب التصانیف کثیرہ و مصنف تفسیر الہی حضرت
علامہ الہی عسکرحمۃ اللہ علیہ آف جانواری شجاع آبادی سے کیا تو آپ نے
جواب دیا کہ بیٹا

جناب رسالت مآب حضرت محمد ﷺ نے صحابہ کرام کو درود پاک
کی تعلیم دیتے ہوئے درود شریف ابراہیمی سکھایا کیونکہ جتنے بھی نبی رسول
ہیں سب نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بھارت دی ہے لیکن

وہم علیہ السلام جب تفسیر کعبہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضور اکرم
ﷺ کی آمد و بعثت کی دعا مانگی تھی۔ جناب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے
ان وقت آمین کہی تھی۔

كما قال الله تبارك وتعالى ربنا وابعث فيهم رسولا
(الآية)

جب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی دعا مانگی ہے تو
انہوں نے سرکارِ دو عالم نے اپنی امت کو تعلیم دی کہ جب امت مجھ پر
درود شریف پڑھے تو جناب ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد بالخصوص
جناب اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کرے تاکہ ان کا تذکرہ بھی میری امت کی
ان پر جاری دساری رہے۔

(ہل جزاء الاحسان الا الاحسان)

طبری کی روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جو
میں یہ درود شریف پڑھے۔

شهدت له يوم القيامة بالشهادة وشفعت له شفاعته
یعنی قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دوں گا اور شفاعت
دوں گا۔

(۶) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَتَرَحَّمْ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحُّمَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَبِيرٌ بِمَجِيدٍ ۝

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے چلتے چلتے راستہ میں ایک جگہ ٹھہر گئے تو ایک دیہاتی حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تو حضور نے اس کو سلام کا جواب دیا پھر فرمایا کہ جب تو نے ہمیں دور سے خوش آمدید کہا تو اس وقت کیا کہا تھا۔ تو اس نے عرض کیا کہ میں نے یہ کہا تھا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا تَبْقَى صَلَاةٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا تَبْقَى بَرَكَةٌ اللَّهُمَّ سَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى سَلَامٌ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتَّى لَا تَبْقَى رَحْمَةٌ

تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعرابی جب تو نے یہ کلمات کہے تھے۔

انی اری الملائكة قد سدوا الافق.

کہ میں نے ملائکہ کو دیکھا جنہوں نے پورے آسمان کو گھیر لیا تھا

(منقول از قول البدیع)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے درود بھیجے کی کیفیت پوچھی تو آپ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
وَأَمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ أَمَامِ الْخَيْرِ

اللَّهُمَّ الْخَيْرُ اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامَ مُحَمَّدٍ يَغْبِطُهُ الْوَلُونَ
وَالْآخِرُونَ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَبِيرٌ بِمَجِيدٍ ۝

(منقول از قول البدیع و جلاء الانصام لابن قیم والبقوی)
حضرت روبیع ابن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
(رواہ البزار)

اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ درود شریف پڑھے اس کو اللہ میں زیارت نصیب ہوگی۔

وَمَنْ رَأْنِي فِي مَنَامِهِ رَأْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَأْنِي يَوْمَ

الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ لَهُ مِنْ شَفَعَتِ لَهُ شَرْبٌ مِنْ حَوْضِي وَحَرَمِ

اللَّهِ جَسَدُهُ عَلَى النَّارِ

یعنی جس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اس کو قیامت کے دن میں زیارت نصیب ہوگی۔ اور جس کو قیامت کے دن زیارت نصیب ہوگی اس کی میں شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے دوس سے جام کوثر پئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام فرمادینگا۔

درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَزْوَاجِ وَعَلٰى جَسَدِهِ فِي
الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهِ فِي الْقُبُوْر

(منقول از قول المبدیع)

کئی صحابہ کرام مندرجہ ذیل حدیث پاک کے راوی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ اور امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اچانک بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک آدمی حاضر ہو جو کہ مسافر تھا اور فصیح کلام والا تھا۔ اس نے حضور کو بڑے فصیح انداز میں سلام کیا۔

یعنی السلام علیکم یا اهل العز الشائخ والکرم الباذخ۔

تو حضور مرور عالم ﷺ نے اس کو اپنے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے درمیان بیٹھنے کی سعادت عطا فرمائی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس مسافر کو دیکھا اور بارگاہ مصطفیٰ میں عرض کی۔

اتجلسه بیمنی و بینک ولا اعلم علی الارض احب الیک منی

کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس کو میرے اور اپنے درمیان بیٹھاتے ہیں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ روئے زمین پر میرے جیسا پیارا آپ کا کوئی نہیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا فرمایا کہ جبریل امین نے مجھے ابھی خبر دی تھی کہ یہ جو آپ پر ایسا درود شریف پڑھتا ہے اس جیسا درود شریف آج تک کسی نے پڑھا تھا میں اس لئے اس

کہ یہ مقام ملا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ آقا مجھے بتائیں کہ یہ کس طرح آپ پر درود شریف پڑھتا ہے تاکہ میں بھی ویسا ان درود شریف آپ پر پڑھوں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھے بغیر درود شریف بتا دیا۔ وہ نبی تیرے علم پر اور علم عطا فرمانے والے پر قربان جاؤں۔

درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
وَفِي الْمَلَا الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ فماتوا بھذا الصلوٰۃ۔ یعنی اس درود شریف کا ثواب کتنا ہے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر تو نے وہ سوال کیا جس کو شمار کرنے کی کسی کو طاقت نہیں۔

فلو كانت البحار مدادا والاشجار اقلاما والملائكة كتابا يكتبون لغني

المداد وتكسرت الاقلام ولم تبلغ الملائكة ثواب هذه الصلاة۔

یعنی تمام سمندر سیاہی میں جائیں تمام درخت قلم بن جائیں اور ملائکہ کتاب لکھنے کو بیٹھ جائیں تو سمندر خشک ہو جائیگے۔ قلمیں ٹوٹ جائیں گی اور ملائکہ اس درود شریف کے ثواب کو نہیں لکھ سکیں گے۔

(منقول از قول المبدیع)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی صحابی نہیں بیٹھتا تھا لیکن ایک آدمی کو سرکار نے اپنے اور صدیق اکبرؓ کے درمیان بٹھایا جس سے صحابہ کرام متعجب ہوئے جب وہ جوان چلا گیا تو سرکار نے فرمایا کہ یہ جوان اسی شفقت کے لائق تھا کیونکہ یہ جب درود شریف پڑھتا ہے تو ایسا درود شریف پڑھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ ۝

(وضاحت) اس صحابی کو اپنے اور صدیق اکبر کے درمیان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے بٹھایا کہ اس کی تالیف قلب ہو جائے تاکہ وہ اسلام پر ہمیشہ کاربند رہے اور اسے استقامت علی الدین حاصل ہو جائے نیز سرکار کے غلاموں کو درود پاک کی ترغیب ہو جائے کہ وہ بھی ایسا درود شریف پڑھیں۔ ورنہ سیدنا صدیق اکبر کو جو قرب حاصل ہوا اس تک کون پہنچ سکتا ہے۔ سبحان اللہ آپ کی کیا شان ہے کہ ساری زندگی رسول کے قرب میں رہے۔ چہن تھا تو نبی پاک کے ساتھ تھے جوانی تھی تو ساتھ تھے بڑھاپا تھا تو نبی کے ساتھ تھے۔ میدان بدر تھا تو نبی کے ساتھ تھے احد تھا تو نبی کے ساتھ تھے، احزاب کی جنگ ہے تو نبی کے ساتھ ہیں، تبوک ہے تو نبی کے ساتھ ہیں، خیبر تھا تو نبی کے ساتھ تھے مکہ تھا تو نبی کے ساتھ تھے مدینہ تھا تو نبی کے ساتھ تھے غار تھی تو نبی کے ساتھ تھے مزار ہے تو آج تک نبی کے ساتھ ہیں حتیٰ کہ قیامت کے دن حضور کے ساتھ انھیں گے اور جنت میں بھی سرکار کے ساتھ جائیں گے۔

خواجہ اول کہ او یار اوست
ثانی الشہین اوصافی الغار اوست

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مجھ پر درود شریف پڑھو تو حسین و جمیل کیفیت سے پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود شریف (بیرض علی) میری بارگاہ میں پیش ہوتا ہے پس تم کہا کرو۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
وَأَقَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ أَمَامَ الْخَيْرِ
وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامَ مَحْمُودًا
يَغْشَاهُ بِهِ الْوَلُونَ وَالْآخِرُونَ۔

(اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

اُم یا قبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی چاہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود شریف پڑھوں جس کے سرکار مستحق ہیں تو یہ درود شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَمِيدٌ مُجِيدٌ أَفْضَلُ صَلَاتِكَ عِدَّةُ
مَغْلُومَاتِكَ كُلَّمَا ذُكِرَ الذَّاكِرُونَ وَغُفِلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ وَسَلِّمْ
تَسْلِيمًا۔ (از قول البرہنج)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا وہ امتی جو غریب ہے صدقہ خیرات تمہیں دے سکتا اس کو چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھے۔ اس کو صدقہ خیرات، سخاوت کا ثواب ملے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۝

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں فقیر آدمی ہوں مجھے معاش کی تنگی ہے اس نے اپنی تنگ دستی بیان کی تو سرکار نے فرمایا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہوا کرے تو سلام کیا کر چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو (ثم سلم علی) پھر مجھ پر سلام بھیج کر قل شریف ایک مرتبہ پڑھا کر تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا۔

فأدرك الله عليه الرزق حتى أفاض جيرانه وقربانه.

پس اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کے دروازے کھول دیئے اپنے

مہمانوں اور رشتہ داروں سے زیادہ امیر ہو گیا۔

روایت ہے کہ جو آدمی خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے وہ یہ درود شریف بصورت طاق پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نَصَلِّيَ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ صَلِّ
مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى

لَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْمَرَوَاجِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي النَّجَسَاتِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ -
(از قول البدیع)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں - فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اسے میں ایک ٹاپوٹا آدمی حاضر ہوا اس نے اپنی بصارت کے ختم ہونے کی بارگاہ مصطفیٰ میں شکایت کی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ وضو کرو اور دو رکعت نماز حاجت ادا کر پھر یہ دعا پڑھ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِتَبَيُّنِكَ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي
أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَيَنْجِلْنِي لِيُبَصِّرَعِيَ اللَّهُمَّ شَقِيعَةً فَوْ
وَشَقِيعَةً فِي نَفْسِي ۝

حضرت عثمان بن حنیف فرماتے ہیں -

فوالله ما تعرفنا واطال بنا الحديث حتى دخل الرجل كانه
لم يكن به ضرر.

(اخرجه البيهقي في دلائل النبوة والمير في السان)

فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ابھی ہم وہاں سے گئے نہیں تھے ابھی ہماری بات ختم ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ بالکل صحیح ہو کر آیا معلوم ہوتا تھا گویا کہ اس کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔

(نوٹ) اگر آنکھ کی تکلیف نہ ہو کوئی اور حاجت ہو تو فینجلی

بصری کی جگہ فَيَقْضِي حَاجَتِي پڑھا جائے۔

اس روایت معتبرہ سے معلوم ہوا جب بھی کوئی مشکل ہو کوئی حاجت ہو تو بارگاہ رب العزت میں سرسجود ہونا چاہیے بعدہ رب کی بارگاہ میں دعا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا جائے پھر اس وقت حضور کو یاد کر پکارا جائے تو اسی وقت مشکل حل ہوگی حاجت پوری ہوگی۔

لاادرب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا

بھتی ہے کو نین میں نعمت رسول اللہ کی۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا۔

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی۔

آج لے نام ان کا آج مدد مانگ ان سے۔

کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا۔

حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی جمع ایک اونٹنی کے لایا گیا لوگوں نے کہا کہ اس نے یہ اونٹنی چوری کی ہے۔ تمام لوگوں نے اس کے چور ہونے کی گواہی دی۔ سرکار نے اونٹنی کو بندھوا دیا اور فرمایا کہ چور پر حد جاری کی جائے۔ لوگ اس کو لے کر چلے گئے۔ اس نے جاتے وقت یہ درود شریف پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنْ صَلَاتِكَ شَيْءٌ وَسَلِّمْ

عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنْ صَلَاتِكَ شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حَتّٰی لَا يَبْقٰی مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ ۝

اتنے میں وہ اونٹنی بول پڑی۔

یا محمد انہ بڑی من سَرْقَتِيْ

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ شخص بے گناہ ہے اس نے مجھ کو نہیں چھینا۔

سرکار نے حکم دیا کہ جلدی جاؤ اس آدمی کو واپس لے کر آؤ پس ستر آدمی اہل مسجد بھاگ کر گئے اور اس کو واپس لے آئے تو سرکار نے اس سے پوچھا کہ جاتے ہوئے تم نے کیا پڑھا تو اس نے عرض کی کہ مذکورہ درود شریف پڑھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نظرت الى الملائكة محدثون في سلك المدينة حتى كادوا

بحلول ابيني وبينك.

یعنی میں نے ملائکہ کو دیکھا جن سے مدینہ پاک کی گلیاں بھر گئیں قریب تھا کہ تیرے اور میرے درمیان والی جگہ بھی بھر جاتی پھر فرمایا جب تو پل صراط سے گزرے گا۔

دو جھک اضواء من القمر ليلة البدر.

تیرا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ منور ہوگا۔

(اخر جہ الدلیلی فی مسند الفردوس)

امام فاکھانی اپنی کتاب الفجر المیر میں لکھتے ہیں کہ مجھے شیخ الصالح موسیٰ الضریر نے خبر دی کہ ایک مرتبہ ہم سمندر کے بیڑے میں سوار تھے کہ اچانک شدید طوفان آگیا قریب تھا کہ ہمارا بیڑا ٹوٹ پھوٹ جاتا کہ اس

پریشانی کے عالم میں میں نے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔

قرابت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا انہوں نے فرمایا کہ کشتی والوں کو کہو کہ وہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

درود منجیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ
الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ
جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَ
الْعَالَمَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر ایسا درود کہ تو نجات دے ہم کو اس کے واسطے تمام خوفوں اور آفتوں سے اور پورا کرے اس کے واسطے سے ہماری تمام حاجتیں اور پاک کرے ہم کو اس کے واسطے سے تمام برائیوں سے اور بلند کرے ساتھ اس کے ہمارے بلند درجے نزدیک اپنے اور پہنچا دے ہم کو ساتھ اس کے منزل مقصود پر تمام نیکیوں سے زندگی میں اور مرنے کے بعد۔

بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے سواروں کو یہ درود شریف بتایا ابھی ہم نے تین سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھا ہی تھا کہ طوفان تھم گیا اور ہم خیر و عافیت میں رہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو آپ سے پوچھا گیا کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رب نے مجھے اس درود شریف کی برکت سے بخش دیا جو میں حضور کی بارگاہ میں پیش کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازا ہے۔ جنت میں ایسے خوش جیسے دولہا ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُصَلَّی عَلَیْهِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُصَلَّی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا
يَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الدَّاكِرُونَ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ ۝

(آخر جہ النبی والنبیہ ص ۱۷۱ و ۱۷۲)

ایک اور حدیث رسول ہے امام دارقطنی نے مرفوعاً بیان کی ہے۔
من صلی علی یوم الجمعة ثمانین مرة غفر الله له ذنوب
ثمانین سنة۔

فرمایا جو شخص مجھ پر ہر روز جمعہ اسی مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ عرض کیا گیا کہ کس طرح درود شریف پڑھا جائے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

وَاللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۝ (رواہ الدارقطنی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بروز جمعہ ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔

جاء یوم النبیامۃ ومعہ نور لوقسم ذلک النور بین الخلق کلہم لوسعہم۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ)

یعنی قیامت کے دن وہ اس شان سے آئے گا کہ اس کے ساتھ نور ہوگا اگر وہ تمام مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو پھر بھی بچ جائے گا۔

اللّٰهُ صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ اِنَّ النَّبِیَّ الْاٰتِیَّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۝ (دفع کرب و بلا کے لئے) حضرت شیخ احمد محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف دافع مصائب ہے۔

اللّٰهُ صَلَّی وَسَلَّمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِنَّ النُّوْرَ الدَّائِیَّ وَسِرِّ السَّارِیِّ فِی سَتَائِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْصِّفَاتِ ۝

(از افضل الصلوٰۃ)

(سعادت دارین کے لئے) استاد سید احمد دحلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف ہمیشہ بروز جمعہ المبارک کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کو دارین کی تمام سعادتیں حاصل ہوں گی۔ اس درود شریف کا نام بھی صلاۃ السعادة ہے

اللّٰهُ صَلَّی عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَٰةً دَائِمَةً بِذَوَامٍ مُّلْکِ اللّٰهِ ۝ (ماخوذ افضل الصلوٰۃ صفحہ نمبر ۸۴)

(دنیا و آخرت کی نعمتوں کیلئے) سیدی احمد سادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے دنیا و آخرت کی اسے نعمتیں حاصل ہوں گی اسے صلاۃ الانعام بھی کہتے ہیں۔

اللّٰهُ صَلَّی وَسَلَّمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ عَدَدَ اَنْعَامِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ۔ (ماخوذ افضل الصلوٰۃ صفحہ نمبر ۸۴)

(غلم و اندوہ دور کرنے کے لئے) امام ابن عابدین فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک عظیم فتنہ برپا ہوا تو اس وقت میں نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو مرتبہ پڑھا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا کہ فتنہ ختم ہو گیا ہے الحمد للہ رب العلمین۔ درود شریف یہ ہے۔

اللّٰهُ صَلَّی وَسَلَّمَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حَبِلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۝

(ماخوذ افضل الصلوٰۃ صفحہ نمبر ۸۵)

(کشف العلوم کے لئے) حضرت شیخ عارف محمد حنفی آفندی ہزاری فرماتے ہیں کہ میں ۱۲۶۱ھ میں مدینہ منورہ کے مدرسہ محمودیہ میں اپنے شیخ مصطفیٰ ہندی کے پاس گیا۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے ایسا وظیفہ عنایت فرمائیں جس کے پڑھنے سے کشف علوم ہوں تقرب الہی کا ذریعہ بنے اور سرکار الہی ذات سے رابطہ و تعلق زیادہ ہو جائے تو میرے شیخ نے فرمایا کہ آیت الکرسی پڑھو بعد از یہ درود شریف پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَحْظَةٍ وَنَفْسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ۝

(افضل الصلاة ص ۱۸۸)

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سید العرب والجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص یہ درود شریف پڑھے اس پر رب کی رحمت کے متر دروازے کھل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں محبت ڈال دیتا ہے اور سوائے منافق کے کوئی بھی اس سے بغض و عداوت نہیں رکھے گا۔ نیز حافظ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص ملک شام سے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے والد صاحب بہت ہی بوڑھے ہو چکے ہیں اور آپ کی زیارت کے بھی مشتاق ہیں۔ سرکار نے فرمایا کہ ان کو لے آؤ تو اس نے عرض کی کہ وہ بچپنا ہو چکے ہیں حاضر نہیں ہو سکتے۔ تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جہاں ان کو یہ کہہ کہ یہ درود شریف سات راتیں پڑھے تو وہ خواب میں میری زیارت سے مشرف بھی ہو گا اور مجھ سے حدیث بھی روایت کرے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا تو خواب میں محبوب خدا ﷺ کی زیارت کی اور آپ سے حدیث پاک کی روایت بھی کرتا تھا۔

درود شریف یہ ہے۔

صَلِّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد صاحب بہت ہی بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اور آپ کی زیارت کے بھی مشتاق ہیں۔ سرکار نے فرمایا کہ ان کو لے آؤ تو اس نے عرض کیا کہ وہ نابینا ہو چکے ہیں حاضر نہیں ہو سکتے۔ تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جہاں ان کو کہہ کہ یہ درود شریف سات راتیں پڑھے تو وہ خواب میں میری زیارت سے مشرف بھی ہو گا۔ اور مجھ سے حدیث بھی روایت کرے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو خواب میں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ اور آپ سے حدیث پاک کی روایت بھی کرتا تھا۔ درود شریف یہ ہے۔

صَلِّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے محمد پر جس کا نور مخلوق سے پہلے ہے۔ اور جس کا علم درجہ ان داؤں کے لئے رحمت ہے۔ مقرر ان لوگوں کی جو گنہگار ہیں۔ ان کی جو باقی ہیں اور ان کی جو سعادت مند ہیں۔ اور ان کی جو بخت میں ایسی رحمت جو گنتی کی مستغرق ہو اور حد کو گھیرے ایسی رحمت جس کی غایت و انتہا نہیں اور اس کا ختم ہونا رحمت جو تیرے دوام کے ساتھ ہمیشہ ہو اور آپ کی آمل اور اصحاب پر اور سلام خوب نازل فرما مثل اسی کے۔

امام محمد بن عرف بنید یعنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام اس دُعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی رضا سے اکبر کا مستحق ہو اور اس کی نافرمانی سے مبرا رہے۔

اور اس پر رحمت متواتر توتی رہے اور ہر قسم کی برائیوں سے اللہ کی حفاظت میں رہے اور تمام کام کافی سے سرانجام ہوں۔
(افضل الصلوٰۃ ص ۸۲)

میرزا رفیع

ابن عطاء اللہ سید عباد مملکتنا
اسے اللہ ہمارے سرور اور مولانا پر رحمت

صاحب الشّاح والوعراج

والعزّی والعلیّ والعلیّ والعلیّ

والوہاب والخط والرحمن والاکس

مکتوب مکتوب مکتوب مکتوب

فی اللوح والخط سید العرب

والعجم طبعہ مقدس معطر

مطهر مکتوب فی البیت والحرم

مشرقی القطبی بدار الدجی صدری العلی

نور الہدی کلمت النوری مصباح

الظلم جلیل الشیم شیع الائم

صاحب الجود والکرم والکرم

عاصمہ وجبریل خادمہ والکرم

مکتوبہ والوعراج سفر کا وسیلہ

المنتہی مقامہ وقاب توسین

مطلوبہ والطلوب مکتوبہ والکرم

المکتوبہ مکتوبہ کاتبیہ والکرم

والکرم الشیم شیع الدبین انیس

الغریبین رحمۃ العالمین راحۃ

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

العلیّین مکتوبہ الشیم شیم

ہم کہہ "وَاللّٰهُ الْخَلَّابُ" دُعا ہے آپ کے بزرگ صحابہ پر تھی اللہ کی نعمتوں اور
الْاُخْبَارِ "عَدَدُ نِعَمِ اللّٰهِ لَا تُحْصٰی" فضل و کرم کی مقدار۔

درد و مشربیت قلب الاقطاب سیدی احمد بدوی نفعنا اللہ بہ

عَلٰی حَبِيبِ خَيْرِ الْخَلْقِ

صلی و سلم علی سیدنا محمد

وَحٰلِی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَلِنَفْسِ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ

اس درد و مشربیت کو شیخ عارف محمد سی آفندی نازی نے خزانۃ الاسرار میں ذکر

لیا اور فرمایا اس کی اجازت میرے شیخ مسطفی ہندی نے مدینہ منورہ کے مدرسہ

محمود میں دی۔ میں نے اسے ذکر کی درخواست کی جس سے علم اور تقرب الہی

اور رسوا خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رابطہ حاصل ہو۔ آپ نے مجھے یہ دعا

اور اس درد و مشربیت کے پڑھنے کو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر اس پر اوست کر

تو تجھے علوم اور اسرار ہی کریم علیہ صلوٰۃ اللہ وسلم سے حاصل ہوں گے

نبوت محمد میں ہوگا۔ ساتھ ہی فرمایا کہ یہ مجرب ہے اس کا تجربہ فلاں اور فلاں

بزرگ نے کیا ہے۔ بہت بزرگوں کے نام بنائے۔ میں نے پہلی رات اسے سونہ

پڑھا اور خواب میں رحمت للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی

آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لئے اور تیرے والدین اور تیرے بھائیوں کے لئے

میری شفاعت ہوگی۔ پھر میں نے قدرت خداوندی سے وہ سب کچھ پایا جو شیخ

قدس سرہ نے فرمایا تھا۔ اور میں بہت سے بھائیوں کو اس درد و مشربیت کی اطلاع

دی پس میں نے دیکھا کہ جنہوں نے اس کو ہمیشہ پڑھا بہت سے اسرار عجیب حاصل

حاصل کئے جو میں نے حاصل کئے تھے اور اس میں بے شمار اسرار ہیں۔ مافیل کو یہ

روکائی ہے۔ (الفصل الصلوٰۃ ص ۱۶۳)

نظر عجیب یعنی درود ناری

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَلْحَمْدُ لَكَ اَلْمَلٰئِكَةُ وَالْمَلَائِكَةُ

مَلَائِكَةُ اَلْمَلٰئِكَةُ اَلْمَلٰئِكَةُ اَلْمَلٰئِكَةُ

بِهَ الْفَتْحِ وَتَنْوِيْنٍ بِهَ الْكَسْرِ

وَتَقْفُی بِهَ الْخَوَیْجِ وَتَمَّالٍ بِهَ

السَّوْقَاثِیْ وَحَسَنَ الْخَوَیْجِ وَتَمَّالٍ

الْقَامِ بِوَجْهِ الْکَرِیْمِ وَتَمَّالٍ

اَلَمْ وَتَمَّالٍ فِی کُلِّ لَمْحَةٍ وَتَمَّالٍ

بِقَدْرِ مَعْلُوْمٍ

شیخ عارف محمد سی آفندی نازی قدس سرہ نے اس درد و مشربیت کو خزانۃ الاسرار

میں در کیا۔ اور امام فخر طبری قدس سرہ سے نقل کیا کہ جو شخص ہر روز اکیس بار یا

چوبیس بار یا زیادہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج و غم کو دور فرمائے گا۔ چشم سس کی

سفیدیوں اور تنگیوں کو کھول دے گا اور اس کے کاموں کو آسان اور فیل کو

ردش فرما دے گا اور اس کے قدم کو بلند اور حال کو اچھا کر دے گا۔ اور رزق وسیع

ہوگا اور اس پر خیرات و حسنات کے دروازے کھل جائیں گے اور زمانہ کے

حوادثات اور فقر و غریب کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا۔ لوگوں کے دلوں میں

اس کی محبت بڑھ جائے گی اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہ کچھ ملے گا۔ بشرطیکہ

اس درد و مشربیت پر مداوت کرے۔ مادہ یہ درود اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں

ایک خزانہ ہے۔ کتاب مذکور ایک دوسرے مقام میں ذکر کیا کہ مجرب درودوں

میں سے یہ درود تفریحیہ قرطبیہ ہے جسے مغاربہ درود نامہ کہتے ہیں۔ کیونکہ

جب وہ کسی مطلوب کی تحصیل کا ارادہ کرے یا خوفناک چیز کے دفع کا تو

مجلیس میں جمع ہو کر چار ہزار چار سو چالیس بار اس درد و مشربیت کو پڑھتے اور

الہی درود کا دل اور سلام وافر ہر بار پڑھ کر

محمد پر بھیج جن کی طیش کھولی جاتی ہیں

مشکلیں اور کشادہ ہوتی ہیں تنگیوں اور پڑی

کی جاتی ہیں حاجتیں اور حاصل کی جاتی ہیں

مغرب چیزیں اور نیک انجام اور سب کچھ

جانتے ہیں بادل ان کی ذات کو پرستے اور آپ

کی آکھ صاحب پر ہر لمحہ اللہ ہر سانس میں

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

بقدر اپنے معلومات کے۔

الباہرات ، والمقام المشہود والحوض المورود والشفاۃ والسجود للہ
المحمود ، اللہ صلی علی محمد بعدد من صلی علیہ وعدد من لم یصل علیہ
وذكر إنا كاهني آلہ اللہ كیفیۃ ذكرها وهي اللہ صلی علی سیدنا محمد
الذي اشرق بنورہ الظلم ، اللہ صلی علی سیدنا

... الحوث رحۃ لكل الامم ، اللہ صلی علی سیدنا محمد المختار للسادة
والزوال قبل خلق اللوح والقلم ، اللہ صلی علی سیدنا محمد الموصوف
بافضل الاخلاق والشيم ، اللہ صلی علی سیدنا محمد المخصوص بجوامع
الكلم ، وخواص الحكم ، اللہ صلی علی سیدنا محمد الذي كان لا تهتك
في مجالس الحرم ، ولا ينفي عن من ظلم ، اللہ صلی علی سیدنا محمد
الذي كان اذا مشى تظلل الغمامۃ حيث ما يسير ، اللہ صلی علی سیدنا محمد
الذي اتفق له القمر وكله الحجر واقر برساته وصمم اللہ صلی علی سیدنا محمد
محمد الذي اتى عليه رب العزة نصا في سالف القدم ، اللہ صلی علی سیدنا محمد
سیدنا محمد الذي صلی علیہ ربنا في محكم كتابہ ، مع ان یصلی علیہ
وسلم ، صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجه ما زیات الدیم ، وما جرت
علی المذنبین اذبال اکرم ، وسلم تسلیما وشرف وکرم ، التمسی

گنبد خضراء روضہ فطر کی زیارت کے وقت

اور برکات ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب روضہ مقدسہ کی زیارت
کی سعادت نصیب ہو تو اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھر پور کرے گویا
کردہ حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر رہے اور آپ میرا
سلام سن رہے ہیں نہایت مجرب نیاز سے قبلہ کی جانب سے روضہ اور پر حاضری ہو اور
بقدر چار ہفتہ فاصلہ سے کھڑا ہو اور سچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع اور
اجب و احترام سے یہ پڑھے۔

السلام علیک یا رسول اللہ السلام
اللہ صلی علی سیدنا محمد
اللہ صلی علی سیدنا محمد
اللہ صلی علی سیدنا محمد

یا آمین للہ السلام علیک یا حبیب
اللہ السلام علیک یا مفضل اللہ
السلام علیک یا خیر اللہ
السلام علیک یا احسن
السلام علیک یا محمد

السلام علیک یا ابا القاسم
السلام علیک یا ماحی السلام
علیک یا ماقب السلام علیک
یا خاشع السلام علیک یا بشیر

السلام علیک یا مدبر
السلام علیک یا طاهر
السلام علیک یا اکرم ولید آدم

السلام علیک یا سید المرسلین
السلام علیک یا خاشع البشیر
السلام علیک یا رسول رب العالمین

السلام علیک یا قائد الخیر
السلام علیک یا نایب النبوة
السلام علیک یا نبی الرحمة

السلام علیک یا اولی الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین

السلام علیک یا خیر الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین

السلام علیک یا خیر الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین

السلام علیک یا خیر الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین

السلام علیک یا خیر الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین
السلام علیک یا خیر الخیرین

کے امین آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب
آپ پر سلام اے اللہ کے محبوب
آپ پر سلام اے اللہ کے برگزیدہ

آپ پر سلام اے احمد
آپ پر سلام اے محمد
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم
آپ پر سلام اے ابراہیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ اَحَدٍ مِّنْ خَلْفِهِ
 قَدْ اسْتَفْتَيْتُكَ بِاَيِّكَ مِنَ الْقُلَّةِ لَكَ
 وَتَبِعُوْكَ بِاَيِّكَ مِنَ الْعَبَايَةِ وَهَذَا
 بِاَيِّكَ مِنَ الْجِدَالَةِ اَهْلُكَ اَنْ لَا يَلَهُ
 اِلَّا اَللّٰهُ مُحَمَّدٌ وَّلَا شَرِيْكَ لَهُ وَ
 اَشْهَدُ اَنْكَ عَبْدٌ وَّلَا زَوْجٌ وَّلَا
 اَمِيْنٌ وَّلَا شَفِيْعٌ وَّلَا خَيْرٌ وَّلَا اَمِيْنٌ خَلْفَكَ
 وَاَشْهَدُ اَنْكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ
 وَاُذِيْتُ الرِّمَانَةَ وَلَفَحْتَ الرُّمَّةَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَادِي الرُّمَّةِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَائِدَ الْغَرَامِخَيْنِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اَهْلِ بَيْتِكَ
 الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ
 وَطَهَّرَهُمْ طَهِيْرًا السَّلَامُ عَلَيْكَ
 وَعَلَىٰ اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَعَلَىٰ اَهْلِ الْاَحْلَامِ
 الطَّاهِرَاتِ اَمْهَاتِ السُّوْبِيَّاتِ
 حَبْرُكَ اللّٰهُ عَنَّا اَنْصَلْ مَا جَزَىٰ
 نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهِ وَرَسُولًا عَنْ
 اَمَّتِهِ وَصَلَّى اللّٰهُ كُلَّمَا ذَكَرَكَ
 الْبَرَاءَةُ رَوْنٌ وَكُلَّمَا حَفَلَ عَمَلُكَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ

77

اور اس کے امین اور اس کے صفی اور
مملوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور
اس کی گجری و تہا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رحمت
کو پہنچایا اور اس کی امانت کو ادا کر دیا است
کے ساتھ کچھ ہی پروری پیغمبر خدای مملوقی اور ایسے

(اجیاع العلوم جلد اول ص ۲۶) و شخصوں سے چلو کیا اور اپنی امت کی رہنمائی فرمائی اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ یقین اچل پڑے گا۔ آپ پر آپ کی اہل بیت پر جبر پاک میں اللہ کی رحمت نازل ہو۔

فاسد :- اگر ہر جگہ صلوٰۃ و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو بہت مختصر ہے یعنی
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ عَلٰى رَسُوْلِكَ يَا
يَا مُحَمَّدُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ -

زیارت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ابن ذرارة بن ابي اسد كرهت كرسرت البرج سيد بن رضى الله عنه كى زيارت كرى ادره پرمين
السلام عليك يا سيدنا ابا بكر يا صديق السلام عليك يا صاحب
رسول الله ثاني اثنين اذ هما في الغارة السلام عليك يا من
انفق ماله كله في حب الله وحب رسول الله حتى تخلف بالعباءة
رضي الله تعالى عنك وارضاك احسن الرضا وجعل الجنة
منزلك ومنكناك ومحلناك وما اولك السلام عليك يا اكرم

لطف علی فرمائی ہو اور اللہ آپ کے والدین کو بھیجے

الْخُلَفَاءُ وَتَابِعِ الْعُلَمَاءَ وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ترجمہ: "سلام ہو آپ پر اسے ہمارے سردار ابوبکر صدیق اسلام ہو آپ پر
اسے رسول اللہ کے حقیقی خلیفہ اسلام ہو آپ پر اسے ساتھی رسول اللہ کے
دوسرے دوں کے حبیب کہ وہ فار میں تھے اسلام ہو آپ پر اسے وہ بھتیجا۔"

جس نے غریب کیا اپنا مال سارا اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں یہاں
تک کہ انارو یا اپنی عبا کو بھی راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی کرے آپ
کو بہتر راضی کرنا اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور
ٹھکانا سلام ہو آپ پر اسے سب سے پہلے خلیفہ اور سرتاج علماء اور خیر نبی
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رحمت اللہ کی ہو آپ پر اور اس کی برکتیں۔

حضرت عمرؓ کی زیارت

اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر حضرت عمرؓ کے قبرستان کی زیارت کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَاطِقًا
بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَنْفِيَّ الْبُخْرَابِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ يَا مُكْتَسِرَ الْأَصْنَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا أَبَا الْفَقْرَاءِ وَالضُّعْفَاءِ
وَالْأَزْمَلِ وَالْأَيْتَامِ اَنْتَ الَّذِي قَالَ فِي حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ
لَوْ كَانَ نَجَّى وَمَنْ يَنْجُو لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَسْأَلَكَ وَ
مَسْأَلَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا ثَابِتِي الْخُلَفَاءِ وَتَابِعِ
الْعُلَمَاءَ وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ترجمہ: "سلام ہو آپ پر اسے (حضرت) عمرؓ بن خطاب سلام ہو آپ پر اسے
فرمانے والے انصاف اور ٹھیک بات کے اسلام ہو آپ پر اسے زینت
دینے والے غراب کو اسلام ہو آپ پر اسے غلبہ لینے والے دین اسلام کے
سلام ہو آپ پر اسے توڑنے والے بتوں کے اسلام ہو آپ پر اسے موٹھا
فقہروں، معنیفوں، بیواؤں اور یتیموں کے آپ وہ ہیں کہ فرمایا آپ کے حق
میں انسانوں کے سردار نے اگر موتا کوئی نبی میرے بعد تو البتہ موتا عمرؓ بن
خطاب راضی ہوا اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرماتا
اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور جائے سکونت اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا
سلام ہو آپ پر اسے دوسرے خلیفہ اور سرتاج علماء کے اور خیر نبی مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔"

مواہجہ شریف و مقصودہ شریف

دو ضلع اقدس کو پیش کی جائیں سے اور دیگر اطراف کو رہے کے جالی دار دروازوں
سے بند رکھا ہے، مواہجہ شریف کی طرف ہر سہ مذاہب متبرکہ کے مقابل گول گول سے قریباً
چھ سات اسی قطر کے سوراخ ہیں، ایک دروازہ بھی ہے جو پیش تمام دروازوں کے ہر وقت
بند رہتا ہے۔ اس عمارت کو مقصودہ شریف کہتے ہیں۔

مچھلیوں کے ہاں عبدالقدوس، صوام کے ہاں عبدالغیاث، وحوش کے ہاں عبدالرزاق، سبائے کے ہاں عبدالسلام، بہانم کے ہاں عبدالمومن، طیور کے ہاں عبدالغفار، قودات میں موز۔ موزہ، انجیل میں طاب طاب، باقی صفحہ میں عاقبہ، زبور میں فاروق اللہ تعالیٰ کے ہاں طے و یسین، موعین کے ہاں محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ افسوس کی کنیت ابوالقاسم ہے اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت کو حنت والوں کے لئے تقسیم فرماتے ہیں۔ بلکہ رب کائنات کی تمام نعمتوں کو سرکار ہی تقسیم فرماتے ہیں۔

جیسا کہ فرمایا۔

واللہ معطیٰ وانا تقاسم۔ (الحديث)

قرعہ بریان امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
رہا ہے معطیٰ یہ ہیں قاسم و لائق اس کا اھلائے یہ ہیں۔

ان سے ہاتھ میں نہ رکھنی ہے۔ مانگ سکل کہلاتے یہ ہیں۔

مُحَمَّدٌ میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں۔

انا اعطيتك الكوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں۔

کہہ دو رضا سے خوش ہو، خوش رہ، مزدہ رضا کا سنا تھے یہ ہیں۔

پیچھے اب سجادہ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اسما و عدا امام سخاوی نے اپنی کتاب میں تحریر کئے ہیں۔ پڑھیں اور دوقائمانہ کا ورد بنالیں، حالانکہ ابن العسکری رحمۃ اللہ علیہ نے ترمذی شریف کی شرح میں بعض صوفیائے کرام سے دعویٰ کیا ہے کہ

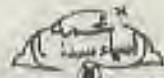
اِنَّ لِلّٰهِ الْاَسْمَ وَتُرْسُوْلُهُ الْاَسْمَ.

یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کے ایک ہزار اسماء حسنہ ہیں اور اس کے رسول کے

بھی ایک چاراسما ہیں۔ بہر حال امام سجادؑ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء بترتیب حروف مجہم لکھے ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

چار سو سے زائد اسماء و البنی

الأبرار بالله ، الأبطح ، أتقى الناس ، الاتقى لله ، أجود الناس ، الأحاد
أحسن الناس أحمد ، أحيه أمثي من النار ، الأخذ بالأحبار ، أخذ
الصدقات ، الآخر الأخشى لله ، اذن خير ، أرجح الناس عقلا ، أرحم الناس
العيال ، أشجع الناس ، الاصدق في الله ، أطيّب الناس ريحا ، الآخر ، الأهل
بالله ، أكثر الأنبياء تبعا ، أكرم الناس ، أكرم ولد آدم ، أمام الخير ، أمام
المرسلين ، أمام المتقين ، أمام النبيين ، أمام الأمام ، الأمر ، الأمين ، أمنة أصحابه
الأمين ، الأمي ، العم لله ، الأول ، أول شافع . أول المسلمين ، أول مشفع
أول المؤمنين ، البارقليط ، الباطن ، البرهان ، البرقلىطى ، بشر ، بشرى عيسى ،
البشير ، البصير ، البليغ ، بيان ، بيان البينة ، التالي التذكرة ، التقى التنزيل ،
التوأمي ، ثلثي اثنين ، الجبار ، الجبد ، الجواد ، حاتم ، الحاضر ، الحافظ ، الحاكم ،
حاراد الله ، الحامد ، حامد لواء العزة ،
الحبيب ، حبيب الرحمن ، حبيب الله ، الحجازي ،
الحجة ، الحجة البالغة ، حرز الأمين ، الحرمي ، الحرص على الإيمان ،
الحنيف ، الحق الحكيم ، الحليم ، حماد ، حطاييا ، أو قال حياطا ، حم
عسق ، الحميد ، الحنيف ، خاتم النبيين ، الخاتم ، الخازن ، لما الله ، الخانع
الخاضع ، الخالص ، الخير ، خطيب الأنبياء ، الخليل ، خليل الرحمن ، خليل
الله ، خير الأنبياء خير البرية ، خير خلق الله ، خير العالمين طرا ، خير الناس
خير النبيين ، خيرة الأمة ، خيرة الله ، دار الحكمة ، الداعي الى الله ،
دعوة ابراهيم ، دعوة النبيين ، الدليل ، الذكر ، الذكر ، ذو الحق المورد
ذو الحوض المورد ، ذو الخلق العظيم ، ذو الصراط المستقيم
ذو القوة ، ذو المعجزات ذو المقام المحمود ، ذو الوسيلة ، الراضع



عَيْنُ الْخَيْرِ	سَعْدُ اللَّهِ	سَعْدُ الْخَلْقِ
بہترین قوم میں سے	خیر اللہ کے	برکت طریق کے
خَطِيبُ الْأُمَمِ	عِلْمُ الْهُدَى	كَاشِفُ الْكُرْبِ
خطیب اُمم کے	علم ہدایت کے	دور کرنے والے غم کے
رَافِعُ الرَّتَبِ	عِزُّ الْعَرَبِ	صَاحِبُ الْفَرَجِ
بلند کرنے والے رتبوں کے	عزت عرب کے	صاحب کشائی کے کام کے
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ		
اور وہ بھی اللہ پر اور ان کی آل پر ملے اسے اور دعا		
بِحَاجَةِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُولِكَ الْمُرْتَضَى		
بہترین نبی کے اور اس کے رسول کے		
طَهَّرْ قُلُوبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يَبْأَعِدُنَا		
پاک کر دے ہمارے دلوں کو ہر وصف سے جو دور کرے ہم کو		
عَنْ مَشَاهِدَتِكَ وَغَبَّتِكَ وَأَمْتِنَا عَلَى		
تجربہ سے اور امانت سے اور ہم کو محفوظ رکھ		
السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشُّوقِ إِلَى لِقَائِكَ		
سنت و جماعت کے طریق پر اور اپنے دیدار کے شوق پر		
يَا ذَا الْجَبَالِ وَالْأَكْرَامِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى		
اے صاحب پہاڑوں اور بزرگوں اور وہ بھی اللہ پر		
نَسِيدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ		
ہمارے سرور اور ہمارے مولیٰ محمد صاحب پر اور ان کی آل		

ملے جب تک امت ہوں
قیامت سے ماہواؤں سے
اور کسی چیز کو جہلی شرافت

ذہبی گناہ آپ سب انبیاء
میرے ان کے لئے ہے کہ اس
دور دنیاوی دنیا کی کر کے
کسی نے نہ کی ہوگی ہر وقت
کہنے لگوں کہ یہ ہے
چند اہم ہیں کہ ہر وقت
صاحب کی بات کے ہیں کوئی
ہے اور دور کو پتا ہے اللہ
خیریں اور کتبوں اور کتبوں
کو دنیاوی فہم کے آپ کی
شفاعت اور آپ کے ساتھ
استغاثہ اور اللہ کے لئے
اور اللہ سے ساتھ اور اس
صاحب آپ کے دور میں
سے ساتھ جاؤ گے اور سب
کرامت سے دور ہونے کے
ہیں آپ پر وہ فانی کلمہ فرما
حضرت شیخ نے کہا اس نام کے
آخر میں علی اللہ علیہ السلام
کتاب میں مرقوم ہے ہر دو
بار نہ کہ جو کتاب میں کہہ سکا
اسی کا بڑا منافع ہے ہر کلمہ
اہم کے ہم میں شافعی ہم
اس کے الیہ سے ہم ہر کلمہ
اہم کیا تو اس سے ساتھ
اس کے اللہ تعالیٰ کو کلام
پس جب دعا کی اللہ تعالیٰ
کو تو اس سے کہہ کر دعا
اللہ تعالیٰ کی دعا کہ ہم کو الیہ ہم کہہ کے
دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ دعا اس کی قبول فرمائے گا ہر کلمہ

(وَسَلَّمَ)

حرف آخر

مصنف عبد الرزاق میں یہ روایت موجود ہے۔ حدیث قدسی ہے
اللہ کریم نے فرمایا۔

لَوْلَاكَ لَمَا خُلِقَتِ الْأَفلاكُ وَالْأَرْضِينَ وَالْأَشْمُسُ
وَالْقَمَرُ وَالْأَيْلُ وَالْأَنْهَارُ أَلَمْ تَخْلُقْ

یعنی اے پیارے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو اور زمینوں
کو پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو سورج چاند رات دن و درخت پتھر کوئی
نبی کوئی رسول کوئی فرشتہ جنت و دوزخ۔ مگر یہ کسی چیز کو پیدا نہ فرماتا۔
بلکہ یہاں تک فرمایا۔

لَوْلَاكَ لَمَا أَطْهَرَ الرَّبُّ رُبِّيَّةً (الحديث قدسی)

یعنی محبوب اگر آپ نے ہوتے تو میں اپنے رب ہونے کو بھی ظاہر نہ فرماتا۔
تو ثابت ہوا زمین بنی بنی کے صدقے، آسمان بننے بنی کے صدقے، سورج بننے بنی کے
صدقے، چاند بننے بنی کے صدقے، رات بنی بنی کے صدقے، دن بننے بنی کے صدقے،
جنت بنی بنی کے صدقے، ہوا بنی بنی کے صدقے، فضا بنی بنی کے صدقے، سمندر بننے
بنی کے صدقے، میدان بننے بنی کے صدقے، شجر بننے بنی کے صدقے، حجر بننے بنی
کے صدقے۔

بقول مولانا خلیفہ علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

مگر ارض و سما کی مخلوق میں لولا کہ لاکا شہود نہ ہو۔

یہ رنگ نہ ہر گلزاروں میں یہ نور نہ سیاروں میں۔

جو فلسفیدوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا۔

وہ وارث اک کلمہ والے نے بتلادیا چند اشاروں سے میں۔

تو اب کہنا پڑے گا ہمیں سدا جہاں ملائی کے صدقے، رمضان ملائی کے صدقے، قرآن ملائی کے صدقے، بلکہ سن لو رحمن کی پہچان ملائی کے صدقے۔

جیسا کہ حدیث قدسی ہے حدیث قدسی اسے کہتے ہیں، فرمان رب کا پوتا ہے زبان مصطفیٰ اکی ہوئی ہے۔ فرمایا۔

کنت کنزاً مخفياً صاحبیت اسے اعرف فخلقتم محمداً۔

یعنی محبوب مجھے کوئی نہیں جانتا تھا تو میں نے پسند فرمایا کہ کائنات مجھ جاتے تو میں نے محبوب کو پیدا فرما دیا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب کائنات کی پہچان کا ذریعہ بنے ورنہ کوئی بھی رب کو کیسے پہچان سکتا تھا۔ بقول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ۔

اے رضایہ کرم ہے احمد پاک کا ورنہ ہم کیا سمجھتے خدا کوں ہے۔

کیونکہ رب کائنات کائنات کے بارے میں، اس کی صفات کے بارے میں تمام معلومات ہمیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوئیں جیسا کہ ہم لوگ پڑھتے ہیں۔

آمنت بالله و ملائکته و کتبه و رسله و الیوم الآخر و
القدر خیره و شمره من الله تعالی و البعث بعد الموت۔

(صفت ایمان مفصل)

یعنی رب کائنات کو ہم نے دیکھا ہی نہیں دیکھا اس کی بے شمار آیات دیکھی ہیں اس کے ملائکہ کو ہم نے دیکھا نہیں اس کے رسولوں کو ہم نے دیکھا

نہیں، لیکن ہم ان تمام پر ایمان رکھتے ہیں اس لئے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و آلہ پر دبارک و سلم نے ہمیں آکر بتایا کہ وہی معبودِ حق ہے وہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے، وہی ہر شے پر قادر مطلق ہے وہی ملکوں کا مالک ہے وہی عزت دینے والا ہے، وہی پل میں شاہ کو گدا بنانے والا، وہی گدا کو شاہ بنانے والا، وہی کون فرما کر ساری مخلوقات کو عدم سے وجود میں بغیر کسی مادے کے لانے والا، وہی پیغمبریں کثیرے کو روزی دینے والا، وہی ساری کائنات کا احاطہ کرنے والا، جس کا علم لامحدود، جس کی طاقت لامحدود، جس کے کلمات لامحدود ہیں وہ تو رحمن ہے رحیم ہے کریم ہے، اسی کی عبادت کی جائے، اسی کی حمد بے شمار کی جائے، تو حضرات اسی رب کو پہچاننا اس کی عبادت کرو۔ جس محبوب کو اس نے تمام حسینوں سے زیادہ حسین بنایا تمام نبیوں کا رسول کا سرور امام بنایا جس پر وہ غور و درود شریف پھیلتا ہے۔

امت محمدیہ کی فضیلت

تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس حضورِ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں کیونکہ اسی محبوب کی وجہ سے رب کائنات نے ہمیں پیدا فرمایا، ہمیں انسان بنایا، اشرف المخلوقات کیا، بلکہ ہمیں مسلمان بنایا یعنی سرکار کا اپنے پیارے حبیب کا امتی بنایا، ہمیں خیر امت کا لقب دیا، جیسا کہ فرمایا۔ کنتم خیر امت۔ (القرآن)

تمام امتوں کی سردار امت بتایا، حالانکہ اس محبوب کے امتی بننے

کے لئے سیدنا موسیٰ علیہ السلام جیسے الاء العزم بنی تمہلی حرکتے رہے۔
 بھوں بٹ نش نگاہ موسیٰ کرد۔

بدون احترام او تمسک کرو

یعنی حب موسیٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ذہبیہ
تو سرا رکھے امتی بننے کی تمنا کی۔ اسی طرح کہ ایک روایت امام فقیہ ابوہریرہ
سمرقندی نے بھی کی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

حضرت مختار بن سلیمان روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز حضرت محمد بن حنفیہ کو فرمایا کہ میں تم کو بتاؤں گا کہ تم کو کون سے چیزیں یاد رکھنی چاہئیں۔

۱۔ ایک بڑھاکہ لکھی جاتی ہے اور اگر ان میں سے کوئی برائی کا ارادہ کرے تو پھر بھی نہیں لکھا جاتا اگر وہ برائی کر بیٹھے تو صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے ان لوگوں کو میرے اتنی یاد رکھئے ارشاد فرمایا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ میں نے اپنی آلواح (تختیوں) میں اس امت کو بھی دیکھا جی میں سے مترنزا آدمی بلا صاحب جنت میں جائیں گے۔ انہیں میری امت بنا دیں ارشاد فرمایا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ معمر نے قتادہ سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میں توراۃ کی تختیوں میں ایک لکھ کا ذکر کرتا ہوں جو بحر الالم ہے بھلائیوں کا حکم کرتے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں انہیں میرے امتی بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ عرض کیا یا اللہ کہہ دیجئے لوگ بھی ہیں جو آخر میں آنے والے اور قیامت میں آگے بڑھ جانے اور سبقت سے جانے والے ہیں۔ انہیں میرے امتی بنا دیجئے فرمایا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔

عرف کیا یا اللہ میں نے ایسے لوگوں کا ذکر بھی دیکھا کہ کتاب اللہ ان کے سینوں میں ہو گئی اور دیکھ کر بھی پڑھتے تھے اہل بیت علیہم السلام نے اس سلسلہ کی انتہا دیکھنے کے بالآخر حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی تمنا کا اظہار کیا تو جواباً یوحنا اقی اصطفتینذ علی الناس بطلانی
وہکلا فی فخذہ انا نیتک وکن من المفکرین
ومن قوم موسیٰ اشفہ یجدون بالحق
دبہ یعد لون

اے موسیٰ وہی بہت ہے کہ میں نے جو خبری اور اپنی
ہم کلامی سے اور لوگوں پر تم کو اتنا زیادہ تو ادب میں
لے جو کچھ تم کو عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرو۔ اور قوم
موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے برائی
ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں

اس پر حضرت مولیٰ علیؑ نبینا وعلیہ السلام راضی ہو گئے

مہینہ کی رات اللہ تعالیٰ کی حضور علی اللہ علیہ وسلم پر نوازش است کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وہم ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے جب آسمانوں کی سیر کرنی گئی تو جبرائیل علیہ السلام بھی ساتھ تھے حتیٰ کہ صدرۃ المنتہی کے پاس حجاب اکبر تک پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھیں میں نے کہا نہیں بلکہ آپ آگے ہوں کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے آگے بڑھنا آپ کے سوا کسی اور کو زیبا نہیں اور آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ان مجھ سے کہیں زیادہ ہے فرماتے ہیں میں آگے بڑھتا ہوں کہ میں سونے کے ایک تخت تک پہنچا جس پر جنت کا ریشمی فرش بچھا ہوا تھا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پیچھے سے آواز دی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی تعریف و ثناء ہو رہی ہے۔ آپ متوجہ ہو جائیں اور حکم کے منتظر رہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے گھبراہٹ محسوس نہ کریں میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے کہا۔

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته
یعنی اے نبی تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

میں نے عرض کیا۔

السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی نازل ہو۔

جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔

اشهد ان لا اله الا الله فاشهد ان محمداً عبده ورسوله
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔

امين الرسول يا انزل اليه من ربه
اے رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اُن پر نازل ہوا۔

میں نے عرض کیا یا اللہ واقعی میں آپ پر ایمان لایا ہوں۔
والذين كل امن بالله وحملة سكرته و
گنیمہ ورسولہ لا نفترق بین احدا
اور رسولین بھی سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور
اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں کے
ساتھ کہ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے
من رسلہ

جیسا کہ یہود نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان تفریق کی اور ایسے ہی بعضی نے بھی تفریق ڈالی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا۔

لا يكلف الله نفسا الا وسعها
یعنی اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اس کا
جو اس کی طاقت میں ہو۔

لها ما اكتسبت
وہ جو بھی نیک عمل کرے گا اس کا ثواب اسے ملے گا۔
وتكليفها ما اكتسبت
اور جو برائی کرے گا اس کا عذاب بھی اسے ہوگا۔

پھر ارشاد فرمایا کہ سوال کریں مطلوب عطا ہوگا میں نے عرض کیا
عقدوا ذلك ذبنا واليك المصيبة
یعنی ہمارے گناہوں کی مغفرت فرمادیجئے کہ میں قیامت
میں آپ کے حضور پیش ہوں۔

ارشاد ہوا میرے آپ کی مغفرت کر دی۔ اور آپ کی امت میں سے ہر اس شخص کی جو
میری توجہ اور آپ کی رسالت کو مانتا ہے۔ اس کے بعد پھر ارشاد ہوا کچھ مانگیئے آپ کو رہا جائے
گا۔ میں نے عرض کیا۔

ذنبنا لا ننو ارحمنا ان نسيبتنا اذ اخطانا
اے رب ہم پر رحمت نہ فرمائیے اگر ہم جہل ہائیں یا چوک ہائیں
ارشاد ہوا ایسا ہی ہوگا تمہاری خطا یا لیان پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اس کام پر بھی
جو تم سے جبراً کر دیا جائے پھر ارشاد ہوا آپ درخواست کریں آپ کو عطا کیا جائے گا میں
نے عرض کیا۔

ذنبنا ولا تحملي علينا اعداؤنا لعلنا نكف
اے ہمارے رب ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجے جیسے ہم
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلُنَا
پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے

چنانچہ بنی اسرائیل جب کوئی جرم کرتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھالے کی کسی عمدہ

چیزوں پر حرام کر دیا جاتا۔ جیسا کہ اس آیت میں ہے۔

طیبت آب اُجکت کہو
کہ یہود کے ان ہی بڑے بڑے جراح کبار اس پر موصوف
بہت سی کانگرو چیزیں جو اعلیٰ قسم میں پر حرام گردیں۔

اللہ تعالیٰ نے میری درخواست کو قبول کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کچھ اور ناشوہ بھی ملے گا تو میں نے عرض کیا

[illegible]

اور فرمایا یہ بھی قبول ہے کچھ اور مانگو وہ بھی ملے گا میں نے عرض کیا۔
 اَعْلَفْ عَمَّا دَاوُلُفِزْ كُنَّا دَاوُلُفِزْ كُنَّا اَسْتِ
 اور درمورد کہیں ہم سے اور غش دیجئے ہم کو اور ہم کیجئے
 ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں اور آپ ہم کو کاروں پر غاب
 کیجئے۔

حضرت ابوہریرہؓ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ

۱۔ میں اس وقت تک نہیں ہوں گا کہ تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

۲۔ روئے زمیں کو میرے لیے فریضہ طہارت اور مسجد گاہ بنا دیا گیا ہے۔ وکہ اس سے پہلے نہ تمہیں جائز تھا نہ ہر عکبہ عبادت کو نہ۔

۳۰ تیسرے ایک مہینہ کی مسافت سے دشمن پر رعب ڈال کر سیری مدد فرمائی گئی۔

۴۔ میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔

۵۔ مجھے خصوصی سفارش کا حق ملا ہے۔ جسے میں نے اپنی امت کے لیے محفوظ کر لیا ہے۔

حضرت عمرؓ اور ایک یہودی کا تنازعہ۔

میرا طالبہ پورا کئے بغیر اب تو یہاں سے نہیں جائے گا۔ یہودی کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف امتیاز نہیں بخشا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ہاتھ کھینچ کر اس کے ایک ٹھپڑ رسید کیا یہودی بولا اب ہمارا فیصلہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے گا۔ دونوں حاضر خدمت ہوئے یہودی کہنے لگا کہ حضرت عمرؓ کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں پر فوقیت بخشی ہے، اور میں نے یہ کہہ دیا کہ سب پر تو انہیں بس میرے اتنا کہنے پر اس نے ہاتھ کھینچا اور میرے ٹھپڑ لگا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے مخالف ہو کر فرمایا کہ تو تمہیں اس کے معاوضہ میں اس کو کسی طرح سے راضی کرے۔ اور یہودی کو ارشاد فرمایا اسے یہودی کیوں کہیں آدم صلی اللہ اللہ کے چٹے ہوئے، ہیں ابراہیم خلیل اللہ ہیں موسیٰ نبی اللہ ہیں عیسیٰ روح اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں، یہودی اور سنو کہ اللہ تعالیٰ کے دو نام ایسے ہیں جن کا استعجال (کوئی طرح سے) میری امت کے لیے بھی ہوتا ہے۔ اللہ کا نام السلام ہے اور میرے امتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام المؤمن ہے اور میرے امتی المؤمنین ہیں یہودی یہ بھی سن کر ہم نے اپنے لیے جمعہ کا دن متعین کیا ہے اس کے ایک دن بعد تمام اور چھ ماہ ایک دن بعد لکھنؤ میں ہاں اسے یہودی، اتم پٹے ہو اور ہم آخر میں آکر قیامت میں سبقت لے جائیں گے۔ ہاں اسے یہودی، جب تک میں جنت میں نہ جاؤں گا کسی نبی کو داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور جب تک میری امت جنت میں نہ جائے گی کوئی امت نہیں جا سکے گی۔

حضرت کعب اہلبائ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تین اعزاز
التمت محمدیہ کا اعزاز۔ انبیاء و آلہ عطا فرمائے ہیں۔

۱۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شی کو اپنی امت پر گواہ بنایا مگر اس امت تمام لوگوں پر گواہ بنایا۔

۲. نیز رسولوں کو ارشاد فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ کُلُوْا مِنْ ثَمَرِهَا حِیْنَ رَزَقَکُمْ مِنْهَا وَاعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ

ایسا ہی اس امت کو بھی ارشاد فرمایا

مِزَانِ طَيْبَتٍ مَا دَفَعْتُكُمْ

کہ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزوں میں سے تم کو

۲۔ ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کو ایک مخصوص قبول دعا حاصل ہے۔ ایسا ہی اس امت کو فرمایا
اَدْعُوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ
کہ تم مجھے پکارو میں قبول کروں گا۔

بعض حضرات کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو پانچ اعزاز بخشے ہیں۔ ایک یہ کہ انہیں ضعیف پیدا فرمایا تاکہ شکر نہ کریں۔ دوسرے یہ کہ حماست میں چھوٹے بنایا کہ گناہ نہ پرے اور لباس کا بوجھ زیادہ نہ ہو تیسرے یہ کہ ان کی عمر میں چھوٹی بنائیں تاکہ گناہ کم رہیں۔ چوتھے یہ کہ انہیں فقراء بنایا کہ آخرت کا حساب ہلکا رہے۔ پانچویں یہ کہ سب سے آخری امت بنایا کہ قبر میں رہنے کی مدت کم ہو۔

کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے یہ قول منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو چار اعزاز ایسے دیئے جو مجھے بھی نہیں ملے۔ ایک یہ کہ میری توبہ مکمل ہو جس قبول ہوئی۔ اور یہ لوگ جہاں بھی توبہ کریں قبول ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ میں لباس پہنے ہوئے تھا خطا ہوئی تو ننگا ہو گیا لباس اتر گیا اور یہ است ننگے ہو کر بھی گناہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں پردہ دیتے ہیں تیسرے یہ کہ میری خطا پر ہم میاں بیوی میں جدائی سردی گئی۔ اور اس امت میں گناہ کے باوجود میاں بیوی کو جدا نہیں کیا جاتا چوتھے یہ کہ میں جنت میں تھا خطا ہوئی تو نکلتا پڑا۔ اور یہ لوگ جنت سے باہر ہوتے ہوئے گناہ کرتے ہیں اور توبہ کر کے جنت میں پہلے جاتے ہیں۔

یہود کی ایک جماعت کی دربار نبوت میں حاضری۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کے ساتھ بیٹھے تھے۔ کہ یہود کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے کچھ کلمات پوچھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کو عطا فرمائے تھے۔ اور وہ کلمات کسی نبی مرسل یا مقرب فرشتے ہی کو عطا ہوتے ہیں آپ نے فرمایا پوچھو وہ کہنے لگے کہ یہ پانچ نمازیں جو آپ کی امت پر فرض ہیں ان کے منطبق کچھ ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا

پانچ نماز تو اس لیے کہ سورج ڈھنسے۔ تو ہر شے اپنے رب کی تسبیح کرتی ہے۔ اور عسریٰ کے لیے کہ اس وقت میں آدم علیہ السلام نے شجر ممنوعہ کا استعمال کیا تھا اور مغرب اس وجہ سے کہ اس وقت میں آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی اور جو مومن بھی بغرض ثواب یہ نماز پڑھتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ وہ قبول ہوتی ہے اور عشا کی نماز وہ ہے جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام مانگتے رہے ہیں۔ اور فجر کی نماز اس لیے ہے کہ سورج طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے سبیلوں کے۔ بنان نمودار ہوتا ہے اور تمام کافر خدا کو چھوڑ کر اس وقت اسے سجدہ کرتے ہیں کہنے لگے کہ آپ نے سجدہ فرمایا ہے۔ اب ذرا یہ بھی بتائیے کہ ان نمازوں کا ثواب کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ظہر کا وقت تو ایسا ہے کہ اس میں جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور جو مسلمان اس وقت یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے جہنم کے شعلوں کی لپٹ سے محفوظ فرمائیں گے۔ اور عصر ایسے وقت میں ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام نے شجر ممنوعہ کا استعمال کیا تھا۔ اس وقت یہ نماز پڑھنے والا مومن اپنے گناہوں سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی حَافِظُوْا صَلَواتِ وَالصَّلَوةِ الْوُسْطٰی اور نماز مغرب کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی پس جو مسلمان اس وقت میں ثواب کی غرض سے یہ نماز ادا کرے جو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے اور عشا کی نماز کے متعلق سورہ بقرہ تار یک ہے اور قیامت کا دن بھی تاریک ہے جو مومن رات کی تاریکی میں عشا کی نماز کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر روزے حرام کر دیتے ہیں اور اسے ایسا نور عطا ہوگا جو سے پل صراط عبور کرائے گا۔ اور فجر کی نماز اگر کوئی مسلمان چالیس دن تک باجماعت ادا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے دو برائیں نصیب ہوں گی۔ ایک برائت الگ سے درمیان خالق سے کہنے لگے آپ نے سجدہ فرمایا اب ذرا یہ بھی فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لیے تیس روزے کیوں مقرر فرمائے۔ فرمایا اس لیے کہ آدم علیہ السلام نے جب ممنوعہ درخت کا پھل کھایا تو اس کا اثر تیس دن تک ان کے پیٹ میں رہا اللہ تعالیٰ نے ان کی اورد کے لیے تیس دن بھوکے رہنا مقرر فرمایا۔ اور رات کا کھانا

بھی محض اپنی مہربانی سے جائز رکھا۔ کہنے لگے آپ نے حج ادا کیا۔ اب دورانِ روزوں کا ثواب بھی نہ رہا۔ ارشاد فرمایا جو بندہ ماہِ رمضان کے روزے بغرضِ ثواب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سات چیزیں مرحمت فرماتے ہیں۔ اس کے بدن کا حرام گوشت پگھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کے قریب کر لیتے ہیں۔ اور اسے اچھے اعمال کی توفیق دیتے ہیں اور بھوک پیاس سے بے خوف کر دیتے ہیں۔ عذابِ قبر اس کے لیے آسان کر دیتے ہیں۔ اور اسے قیامت کے دن ایسا نور عطا ہوتا ہے جو کل صراط سے گزرنے تک اس کے ساتھ رہتا ہے اور جنت میں اس کو اعزاز نصیب ہوتے ہیں کہنے لگے آپ نے یہ بھی درست فرمایا اب یہ بھی فرمائیے کہ انبیاء علیہم السلام پر آپ کو کیا فضیلت حاصل ہے، ارشاد ہوا کہ ہر نبی نے کسی موقع پر اپنی قوم کے لیے پاکت کی بددعا کی ہے اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کے لیے حضورِ کریمؐ کی ہوئی ہے اور وہ شفاعت کی دعا ہے وہ کہنے لگے آپ نے بالکل بجا اور درست فرمایا ہے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

امت محمدیہ کے فضائل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا مولیٰ علیہ السلام سے خطاب۔ حضرت کعب بن جریجؓ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اترنے والے کلام میں یہ پڑھا ہے کہ اے موسیٰ وہ رکعتیں جو حضرت احمدؑ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت ادا کرتے ہیں یعنی فجر کے وقت میں جو بھی ان کو ادا کرے گا دن اور رات میں اس نے جتنے بھی گناہ کئے ہوں گے سب کی مغفرت کر دوں گا اور وہ شخص میری حفاظت میں آجائے گا۔ اے موسیٰ چار رکعتیں جو (حضرت) احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ظہر کی نماز کی ادا کرتے ہیں اس کی پہلی رکعت پر انہیں مغفرت عطا کرتا ہوں دوسری پر ان کے میزانِ عمل کو بھاری کر دیتا ہوں اور تیسری رکعت پر تسبیح پڑھنے والے فرشتے ان کے لیے مقرر کر دیتا ہوں جو ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور چوتھی رکعت پر ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہوں۔ جہاں سے خوشنما احمدؑ ان کا نظارہ کرتی ہیں۔ اے موسیٰ نماز عصر کی چار رکعتیں جو (حضرت) احمد صلی اللہ

علیہ وسلم اور ان کی امت ادا کرتے ہیں۔ تو زمین و آسمان کے تمام فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ اور جس کے لیے فرشتے مغفرت مانگتے گئیں میں اسے عذاب نہیں دیا کرتا۔ اے موسیٰ مغرب کے وقت کی تین رکعتیں جو (حضرت) احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ادا کرتے ہیں تو میں ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہوں وہ اپنی جس حاجت کا بھی سوال کرتے ہیں۔ میں عطا کرتا ہوں اے موسیٰ غروبِ شفق یعنی عشاء کے وقت کی چار رکعتیں جو (حضرت) احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھتے ہیں یہ ان کے لیے دنیا اور اس کی کل کائنات سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ یوں گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں جیسے وہ بچہ جو آج ہی پیدا ہوا ہو۔ اے موسیٰ (حضرت) احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت جب میری تعلیم کے موافق دنوں کرتے ہیں تو گرنے والے پانی کے ہر قطرے کے عوض ایسی جنت دیتا ہوں جو زمین و آسمان یعنی وسعت رکھتی ہے۔ اے موسیٰ (حضرت) احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ہر سال جو رمضان کے روزے رکھتے ہیں انہیں ہر ایک دن کے روزے کے بدلے جنت کا ایک شہر عطا کروں گا۔ اور ہر نفل نیکی کے عوض ایک نفل کا اجر دوں گا اور میں نے اس مہینہ میں بیلتہ اللہ ربنا فی ہے۔ جو شخص صدقِ دل سے نادم ہو کر اس میں ایک بار انتظار کرے پھر اگر وہ اسی رات یا اسی مہینہ میں مر جائے۔ تو اسے تیس شہیدوں کا ثواب دوں گا۔ اے موسیٰ امت محمدیہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر ٹیلہ پر چڑھتے ہوئے لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہیں۔ ان کے اس عمل پر انبیاء والی جزائے کی میری رحمت ان کے حق میں لازم ہو جاتی اور غضب دور ہو جاتا ہے۔ اور جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتے رہیں گے تو ان کے لیے توبہ کا دروازہ بند نہ ہوگا۔

قیامت کے دن امت محمدیہ کی شہادت۔ حضرت ابوہریرہؓ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی امت کو بلایا جائے گا حضرت نوح علیہ السلام سے سوال ہوگا۔ کیا آپ نے اپنا پیغام رسالت پہنچا دیا تھا۔ عرض کریں گے

کثرت بعد غفلت پہ اعلیٰ درود
 نواب علی کی نعمت پہ علی درود
 ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
 فرحت جان مومن پہ بے حد درود
 سبب ہر سبب غفلت سے طلب
 مصدر مظلومیت پہ افسردہ درود
 جس کے جلوے سے مرعبان قیاس کھل
 جس کے آگے میر مرداں خم نہیں
 قریبے سایہ کے سایہ مرصفت
 طائران قدس بس کی ہیں قرباں
 وصف جس کا ہے ہر غیبت حق فنا
 وہ کرم کی گشت گیسوئے مشک سا
 یکتہ القدر میں مطلع الفجر حق
 لخت لخت دل سر جگہ چاک سے
 دور نزدیک کے سننے والے وہ کان
 چترہ مر میں موج نور جلال
 بس کے ماتھے شفا عت کا سہارا
 جن کے سجدے کو مہر آب کعبہ جھکی
 ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افکن مرثہ
 اشکباری مژگاں پہ برسے درود
 معنی تندرستی مقصد مطلق
 جس طرٹ اٹھ گئی دم میں دم آگیا
 بچی آنکھوں کی مٹم دجیا پر درود

جن کے آگے چسپاں قمر جھلائے
 ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
 جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
 چاند سے منہ پہ تاباں درشاں درود
 شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق
 خط کی گود دہن وہ دل آرا پھین
 ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
 تپتی تپتی گل قدس کی پتلیاں
 وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
 جس کے پانی سے شاداب جان بسلاں
 جس سے کھدی کوئیں شہرہاں بنے
 وہ زباں جس کو سب کُن کی کھن کیوں
 اس کی پیاری فصاحت پر حید درود
 اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
 وہ دعا جس کا جبریں ہمار قبول
 جن کے گچھے سے لچھے بھر میں نور کے
 جس کے تکیوں سے روتے ہوئے ہیں نہیں
 جس میں نہیں ہیں شیر و مہر کی دواں
 دوش بردوش ہے جن سے شان شرف
 حجر اسود کعبہ جان و دل
 روئے آئینہ مسلم پشت حضور
 باغ جس طرٹ اٹھا غنی کمزور
 جو کو بار دو عالم کی پروا نہیں
 ان عذروں کی طاعت پہ لاکھوں سلام
 ان کے فد کی رشاق پہ لاکھوں سلام
 اس جھک والی گشت پہ لاکھوں سلام
 نمک انگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
 اس کی سچی بوقت پہ لاکھوں سلام
 سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
 ہار و ندرت پہ لاکھوں سلام
 ان بسوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
 چترہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
 اس دہن کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
 اس زلالِ علالت پہ لاکھوں سلام
 اس کی نازک کومت پہ لاکھوں سلام
 اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
 اس کے خطبے کی سبیت پہ لاکھوں سلام
 اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام
 ان مشادوں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
 اس بستم کی عادت پہ لاکھوں سلام
 اس لگے کی نصارت پہ لاکھوں سلام
 ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
 یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام
 پیشانی قصر ملت پہ لاکھوں سلام
 موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
 ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کھنڈوں و ایمان کے دونوں ستون
جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم
نور کے چٹے لہر نہیں دریا بہیں
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود
دل بکھر سے دیا ہے گہریوں کھوں
لگ جہاں نیک اور خیر کی روٹی غذا
جو کہ عزم شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
انبیاء و کریم زادان کے حضور
ساق اصل قدم شاخ غیب کرم
کھائی قرآن نے خاک گذر کی قسم
جس سہانی گھڑی چکا طیبہ کا چاند
پیلے سجدہ پہ روز ازل سے درود
زرع شاداب دہر صرع پر شیر سے
بھائیوں کے لئے ترک پستان کریں
مہمولا کی قسمت پہ صد بار درود
اللہ اللہ وہ بچنے کی چھین
اٹھتے بوٹوں کے نشو و نما پہ درود
نسل پیدائشی پر ہمیشہ درود
اعتلائے جبلت پہ عالی درود
بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بھینی بھینی جاک پر ہکتا درود
بیٹھی بیٹھی عبارت پہ شیریں درود

ساعیدین رسالت پہ لاکھوں سلام
اس کتب بحر بہت پہ لاکھوں سلام
انگیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
ناخوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
شرع صدر صلاحت پہ لاکھوں سلام
غنیہ مراد وحدت پہ لاکھوں سلام
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
زانوں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
شمع راہ اجاہت پہ لاکھوں سلام
اس کتب پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
یاد گاری امت پہ لاکھوں سلام
برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام
دودھ پتیوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام
برج ماہ رسالت پہ لاکھوں سلام
اس خدا بھائی صورت پہ لاکھوں سلام
کھلے پنچوں کی نکمت پہ لاکھوں سلام
کھیلنے سے کرامت پہ لاکھوں سلام
اعتدال طوبیت پہ لاکھوں سلام
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کوروں مرد
دور گرم و شب تیرہ و تار میں
جس کے گھرے میں ہیں انبیاء و ملک
اندھے شیشے جھلا جھل دکنے لگے
لطف بیداری شب پہ بے حدود
خندہ صبح عشرت پہ نوری درود
نرمی غوئے نیت پہ دائم درود
جس کے آگے کچی گردنیں جھک گئیں
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
گردمہ دست انجم میں رخشاں ہلال
شود تبکیر سے بھر تھمرا قی زمیں
نعر ہائے دیراں سے بن گو بختے
وہ چقا چاقی فخر سے آتی صدا
ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبا زیاں
ان فرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے مولا کے ان پر کوروں درود
پارہائے صحف غنچہائے قدس
آبِ نعلین سے جس میں پودے جھے
خونِ خیر الرسل سے جسے جن کا خمیر
اس بتول جگر پارہ مصطفیٰ
جس کا آپٹل نہ دیکھا مہر نہ
شیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ ۱

سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام
اس جہانگیر لغت پہ لاکھوں سلام
جلوہ ریزی و عورت پہ لاکھوں سلام
عالم خواب راحت پہ لاکھوں سلام
گریمہ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام
گرمی شان سطوت پہ لاکھوں سلام
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
آکھوں مالوں کی بہت پہ لاکھوں سلام
بدر کی رفع ظلمت پہ لاکھوں سلام
جنتیں جیش نصرت پہ لاکھوں سلام
غرش کوش جرات پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ تیری صورت پہ لاکھوں سلام
شیر غرناں سطوت پہ لاکھوں سلام
ان کی ہر خلعت پہ لاکھوں سلام
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام
ان کے اصحاب معشرت پہ لاکھوں سلام
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
اس برپاؤں نجابت پہ لاکھوں سلام
ان کی بے لوث خیریت پہ لاکھوں سلام
حمڈ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام
اس روائے نزاکت پہ لاکھوں سلام
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسنہ مجتبیٰ سید الانبیاء
 ارج مہر ہدا مہر بھگواندی
 شہد خوار لعاب زبان نبی
 اس شہید بلا شاد گلوں تبا
 در درج نجف مہر بروج شرف
 اہل اسلام کی مادران شفیق
 جلوہ گیان بیت الشرف پر درود
 بیتا پہلی ماں کف امن و امان
 عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
 مسئلہ میں نصیب لہ نصیب و تحب
 بنت صدیق اکرام جان نبی
 یعنی ہے سورہ نور جن کی گواہ
 جن میں روح القدس سے اجازت نبی
 شمع تابان کا شانہ اشتاد
 جان شانان بدر و احمد پر درود
 وہ دستوں جن کو جنت کا مزہ ملا
 خاص اس سابق میر قریب خدا
 سایہ مصطفیٰ نایب مصطفیٰ
 یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
 صدیق الصادقین سید الفقیہین
 دو عمر جس کے اعداء پر شہید مسفر
 فائق حق و باطل امام الہدی
 ترجمان نبی رسم زبان نبی

ناب مسجد احمدی پر درود
 ذہر انوار قسراں کی سلک بھی
 یعنی عثمان صاحب قسبیں ہوا
 مرتضیٰ شیر حق الجمع الاشجعین
 اصل نسل صفا و جہ وصل خدا
 اولین دافع اہل رفس و خدو
 شیر شمشیران شاہ خیبر شکن
 حاجی رفس و تفصیل و نصب و خروج
 مؤمنین پیش فسخ و پس فسخ سب
 جس مسایں نے دیکھا انہیں اک نظر
 جس کے دشمن پر لعنت اللہ کی
 باقی سابقان شہاب و طہور
 اور جنت میں شہزادے اس شاہ کے
 ان کی بلا شرافت پر عملی درود
 شافعی مالک احمد امام حنیف
 کلاہن طریقت پر کامل درود
 غوث اعظم امام التقی و التقی
 قطب ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
 مردخیل طریقت پر بے حد درود
 جس کی مہر ہوئی گردن اولیاء
 شاہ برکات و برگات پیشینیاں
 پیر آل محمد امام الرشید
 حضرت حمزہ شیر خدا و رسول

دولت حبیبی عشرت پر لاکھوں سلام
 زوج و نور عفت پر لاکھوں سلام
 عقد پوش شہادت پر لاکھوں سلام
 ساقی شیر و شربت پر لاکھوں سلام
 باب فضل ولایت پر لاکھوں سلام
 چارہ رکن ملت پر لاکھوں سلام
 پر نور و ست قدرت لاکھوں سلام
 حامی دین و سنت پر لاکھوں سلام
 اہل خیر و عدالت پر لاکھوں سلام
 اس نظر کی بصارت پر لاکھوں سلام
 ان سب اہل محبت پر لاکھوں سلام
 ترین اہل عبادت پر لاکھوں سلام
 ان سب اہل وکالت پر لاکھوں سلام
 ان کی ولاء سیادت پر لاکھوں سلام
 چارہ باغ امارت پر لاکھوں سلام
 حاملان شریعت پر لاکھوں سلام
 جلوہ شان قدرت پر لاکھوں سلام
 رچی دین و ملت پر لاکھوں سلام
 فرد اہل حقیقت پر لاکھوں سلام
 اس قدم کی کرامت پر لاکھوں سلام
 نور بہار طریقت پر لاکھوں سلام
 گل روض ریاضت پر لاکھوں سلام
 زینت قادریت پر لاکھوں سلام

ام و کام و متن و جان و حال و مقال
 نور جاں عطر مجموعہ آل رسول
 نزیب سجادہ سجاد نوری نہاد
 بے مذاب و غتاب و حساب کتاب
 بیڑے ان دوستوں کے طعیں ہے خدا
 میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
 ایک میرا ہی رحمت پر دعویٰ نہیں
 کاش بخشیں جب ان کی آمد ہو اور
 سب میں اچھے کی صورت پر لاکھوں سلام
 میرے آقا نے نعمت پر لاکھوں سلام
 احمد نور طینت پر لاکھوں سلام
 تا اب اہل سنت پر لاکھوں سلام
 بندہ ننگ خلقت پر لاکھوں سلام
 اہل ولد و عشیرت پر لاکھوں سلام
 شاد کی ساری امت پر لاکھوں سلام
 بھیجیں سب ان کی شوکت پر لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں نہا

مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں سلام

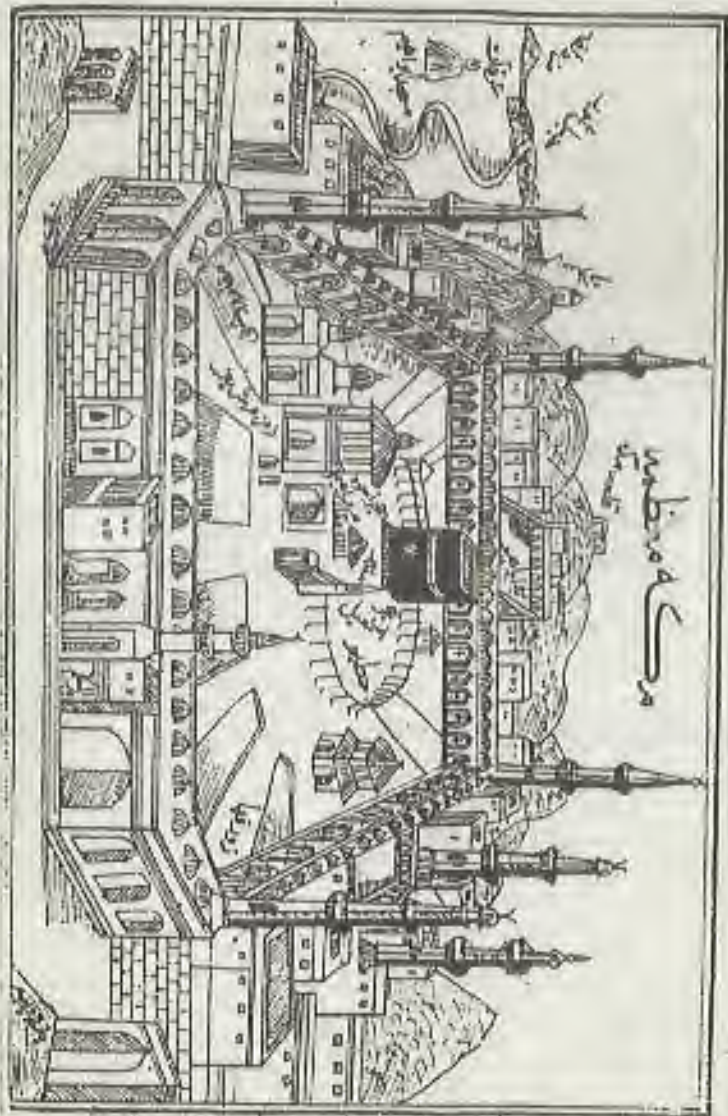
کتاب میل نوکر حضور پر درود شریف بھیجنا
 اگر کسی کتاب کو لکھتے وقت مجھ سے
 رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 کا اسم شریف اور ذکر مبارک آجاتے تو وہاں درود پاک لکھنا چاہیے تمام محدثین اس
 بات کی تصریح کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نہی آ
 جائے تو درود شریف لکھنا چاہیے۔ جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف
 کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے۔ اور قاضی ابوالفضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 کہ کتاب میں درود شریف تمام امت مسلمہ کا عمل ہے اور اس کا انکار کسی
 نہیں کیا شفاء جلد دوم ص ۵۲۔ بہت سی روایات صحیحہ ہیں۔ یہ بھی اس سلسلہ میں درود
 ہوتی ہیں، اگرچہ وہ متکلم فیہ ہیں مگر بعض کو موضوع بھی کہا گیا ہے۔ لیکن انصاف کی
 بات یہ ہے کہ جب بہت سی روایات اس سلسلہ میں درود ہوتی ہیں اور پھر تمام
 علماء دین کا اس پر اتفاق اور عمل ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں کی کچھ دلیل
 ضرور ہے۔ چند مبارک حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ عَنْ ابْنِ طَرِيقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ يَزَلْ لِيَ الْمَلَائِكَةُ
 تَسْتَعِينُونَ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ
 الْكِتَابِ - رواه طبرانی في الاوسط
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
 کہ جو شخص مجھ پر کتاب میں درود شریف لکھے
 تو جب تک اس کتاب میں میرا نام ہے گا تو
 فرشتے اس کے لئے دعا کرتے مغفرت کرنے
 رہیں گے۔

(اجیاد العلوم ج ۱ ص ۳۱۸، ۳۱۹)
 (جذب القلوب ص ۲۵۴، ۲۵۵)

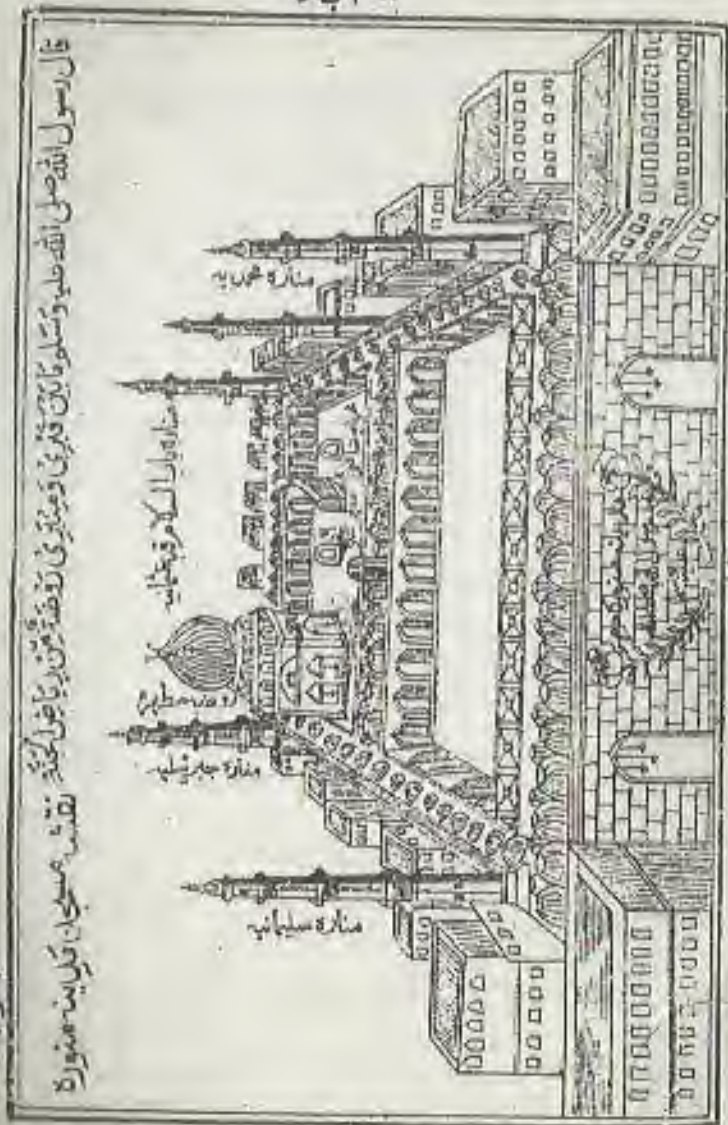
مولانا احمد شہاب الدین خاں رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح کرتے ہوئے نیم نیریاں
 میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث پاک کو طبرانی نے الاوسط میں ابوالشیخ نے الاثر میں
 اور مستفرد میں نے الدعوات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے
 فرماتے ہیں کہ اگرچہ سند کے اعتبار سے اس میں ضعف ہے۔ لیکن فضائل اعمال میں
 اس پر عمل کیا جائے گا۔ (نیم نیریاں جلد ثلث ص ۳۹)

حکایت
 ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا۔ اور بغل کی وجہ سے نام پاک کے
 ساتھ درود شریف نہیں لکھتا تھا تو اس کے ہاتھ کو مرض آکھ عارض
 ہو گیا۔ یعنی اس کا ہاتھ بالکل لگی گیا۔ (جذب القلوب ص ۲۵۹)



ہمہ پاکہ صلہ اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ
النظر فی الکعبۃ عبادۃ
یعنی کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے

طبرستان



طبرستان

طبرستان

جنوب

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان قنبري وعنبري روضة من رياض الجنة نقية مسجداً تليق به منورة

شاہی جامع مسجد بابر آباد المعروف جنوٹ والے

تاریخ کے آئینے میں

مغلیہ سلطنت کے عہد متحرک میں جہاں پورا ہندوستان انتشار اور افراتفری کا شکار تھا۔ وہیں محمد شاہ رنگیلا جیسے حکمران ملک سے عسکری تنظیم رخصت ہو جانے کی وجہ سے بیس و عشرت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ایسے میں ملتان کو ایک بے حد قابل اور نیک انسان کی حکمرانی نواب باقر خان کی گودری کی مثل میں میسر تھی جو ایسے عہد میں بے حد غنیمت تھی۔ نواب صاحب اپنے دل میں اس قدر خوف خدا رکھتے تھے کہ انہوں نے اپنی آخری وصیت میں تاکید فرمائی تھی کہ انیس حضرات بجاۃ الدین زکریا کے مزار پر انوار کے داخل دروازے کی دہلیز میں دفن کیا جائے تاکہ ہر فاتحہ پڑھنے والا حضرت کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے بعد ان کی قبر پر سے گزرے۔

نواب باقر خان کے عہد میں اہلیان ملتان کو ایک مسئلہ درپیش تھا یہ کہ شہر کی قدیم عید گاہ دربار اوی کے اس پار واقع تھی۔ جب کبھی دریا طغیانی کی وجہ سے ملحقہ علاقوں میں سیلاب آجاتا تو ملتان کے شہریوں کو عید گاہ میں نماز پڑھنا محال ہو جاتا۔ نواب باقر خان نے اس قدیم مسئلے کا حل یہ نکال کہ 1720ء میں ملتان شہر سے دو میل بجانب مشرق ایک شاندار مسجد اور قلعہ تعمیر کروایا تاکہ شہری آسانی سے نماز عیدین اور دیگر نمازیں ادا کر سکیں۔ آج نواب صاحب کا تعمیر کردہ وہ قلعہ اور اس کے گرد تعمیر ہونے والا قصبہ تو موجود نہیں رہا

البتہ یہ مسجد اپنے بانی تعمیر کنندہ کے نام کے ساتھ آج بھی موجود ہے اسے آج بھی نواب صاحب کے نام پر جامع مسجد باقر خان ہی کہتے ہیں۔

اگر آپ چوک کپہارنوالا سے پیراں غائب جانے والی سڑک پر بطرف مسجد آہاں کچھ دور چلیں تو ایک سڑک دائیں جانب باقر آباد کی طرف جاتی ہے۔ باقر آباد آج کل ملتان کا ایک حصہ ہے۔ اس سڑک پر کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد آپ کو ایک تین سبز گنبدوں والی ایک قدیم مسجد نظر آئے گی۔ پہلی جامع مسجد باقر خان ہے۔

قدیم زمانے میں مسجدوں پر گرمی سے بچاؤ اور اذان کی آواز کو بلند کرنے کے لئے ایک سے زائد گنبد تعمیر کئے جاتے تھے جیسے مغلیہ عہد میں تعمیر ہونے والی اکثر مسجدوں پر نظر آتے ہیں جامع مسجد باقر خان کے مستطیل حجرے پر بھی شاید یہ تین گنبد نمازیوں کو موسم گرما کی شدت سے محفوظ رکھنے کے لئے تعمیر کئے گئے تھے۔ آج بھی گرمیوں میں ان گنبدوں کے نیچے نمازیوں کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ ان گنبدوں کے علاوہ اس مسجد کی دیواریں بھی موسم کی شدت کم کرنے اور تعمیر مضبوطی کا خیال رکھتے ہوئے تقریباً ساڑھے چھ فٹ چوڑی رکھی گئی تھیں جو آج کے زمانے میں نادر اور نایاب ہیں مسجد کی اونچائی بشمول گنبد تقریباً 45 فٹ ہے۔

اپنے شاندار ماضی کی طرح یہ مسجد آج بھی آباد ہے اور یہاں نماز پنجگاہ کا قاعدہ طور پر ادا کی جاتی ہے لیکن قیام پاکستان کے بعد سے 1976ء تک یہاں باقاعدگی سے نماز ادا نہیں ہو سکی ان دنوں یہاں صرف نماز عیدین اور نماز جمعہ کا اہتمام کیا جاتا تھا اس کی وجہ

اس دور میں آبادی کی کمی اور قصبہ باقر آباد کا وجود ختم ہو جاتا تھا۔ اس سے پہلے آٹھ سو ماٹھی کے جھروکوں سے مسجد کی تاریخ میں جھانکیں تو ہمیں یہ سکھوں کی فتح ملتان 1818ء کے بعد ایک طویل عرصہ تک دیران نظر آتی ہے قصبہ باقر آباد کے ویران ہو جانے کے بعد مسجد کے اطراف میں جنگلی جھانزیاں اُگ آئیں تھیں جس سے ویرانے میں اکیلی مسجد ادھر سے گزرنے والے مسافروں کی حیرت کا باعث بنتی تھی۔ لوگ جب اس ویران حالت میں مسجد کو دیکھتے تو سمجھتے کہ شاید اسے جنوں یا کسی غیر مرئی مخلوق نے تعمیر کیا ہے۔ اس وجہ سے پرانے زمانے میں لوگ اس مسجد کو 'جنوں والی مسجد' بھی کہتے تھے۔

پھر جب سکھوں کے عہد کے آخر میں دیوان مولراج ملتان کا حاکم بنا تو ایک روایت کے مطابق ملتان کا یہ غیر مسلم حاکم مقدمات میں ملوث فریستین کو اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے حلف اٹھانے کے لئے اس مسجد میں بھیجتا تھا جو فریق بے خوف اس مسجد میں حلف اٹھا لیتا تو مقدمے کا فیصلہ اس کے حق میں دے دیا جاتا تھا۔

دیوان مولراج ہی کے عہد میں جن دنوں یہ مسجد ویران پڑی ہوئی تھی تو لوگوں نے اس قلعہ بندی کی بنا پر کہ مسجد میں کوئی خزانہ دفن ہے مسجد کے فرش کو شدید نقصان پہنچایا۔ آج بھی مسجد کے فرش پر پرانی ٹانگوں اور نئی ٹانگوں کے فرش سے یہ واقعہ عیاں ہے۔



شاہی جامع مسجد دہلی آباد
المعروف جنوٹ والی